ماہنامہ

انصاراللہ

ربوہ

اگست ۱۹۹۳ء

ایڈیٹر

مرزا محمدالدین ناز

ماھنامہ

انصار اللہ ربوہ

اگست سنہ ۱۹۹۳ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر ــــــــ ۳۴

شمارہ نمبر ــــــــ ۸

شرح چندہ

پاکستان ــــــــ تیس ۳۰ روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ ــــــــ تین روپے

ادارىہ

وَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَه

قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَ مِنْهُم مَّنْ قَضٰى نَحْبَه

مخلص فدائین میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے مقصد کو پالیا اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو گئے۔ انہیں خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تین حال ہی میں ہم سے جُدا ہوئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طنیت را

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

کسی نے کیا خوب خواہش کا اظہار کیا ہے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

"آب بقائے دوام" کو مادی دنیا میں تو شاید خام خیالی سے ہی تعبیر کیا جائے۔ لیکن روحانی دنیا میں تو یہ ابدی حقیقت ہے۔ کئی پرانے بادہ کشوں کی صف میں کھڑے مئے عرفان کے ایک بادہ کش حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے بارہ میں چاردانگ عالم میں امام وقت کے گونجتے ہوئے یہ الفاظ آب بقائے دوام ہی تو ہیں جنہوں نے آپ کو زندہ جاوید بنا دیا۔

"حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سلسلے کے بہت چوٹی کے بزرگ تھے۔ بہت متبحر عالم تھے۔ مجھے ان سے گہری ذاتی محبت تھی۔ وہ وقف جدید کے صدر تھے اور میں ان کا ماتحت تھا ان میں (رفقاء) کا سارنگ تھا۔ اگر تابعین نے کبھی (رفقاء) کا سارنگ اختیار کیا ہے تو حضرت شیخ صاحب اس کی بہترین مثال تھے۔ آپ بہت مرنجاں مرنج اور بہت وسیع اخلاق کے حامل تھے۔ بہت متوازن شخصیت تھی۔ مولویت کا کوئی شائبہ بھی آپ میں نہ تھا۔ نیکی کا ہر پہلو آپ میں نمایاں تھا۔ تقوی، طہارت اور حسن خلق کا وہ انداز تھا جو لوگوں کو بے ساختہ اپنی طرف کھینچتا تھا۔ فیصل آباد کی ساری جماعت آپ کی عاشق تھی۔

آپ میں مزاح کی بہت خوبصورت حس تھی۔ ایک ہی لطیفہ بار بار اس انداز سے سناتے تھے کہ ہر بار نیا لطف پیدا کرتے تھے"۔

حضور انور نے فرمایا میں نے ایک نظم میں ایک شعر خاص طور پر ان کو ذہن میں رکھ کر کہا وہ شعر تھا۔

یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یارب
یہ ایک اور فصل تازہ کی بہار تک تو پہنچے

لیکن مقدر کے سامنے کس کی چلتی ہے اس موقعہ پر ہم یہی کہتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا"

ہاں یہ خوش قسمت اور پیارا وجود مورخہ 28 مئی 1993ء بروز جمعہ رات پونے گیارہ بجے فیصل آباد میں اپنی رہائش گاہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ شدید کمزوری اور دیگر عوارض کے باعث کئی ماہ سے بیمار تھے۔

حضرت شیخ صاحب، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کے ہاں 1896ء میں پیدا ہوئے آپ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپ کا نام حضرت مسیح موعود نے خود تجویز فرمایا تھا اور دعا دی "لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔ خدا تعالیٰ باعمر کرے"

آپ نے قانون کی تعلیم حاصل کر کے وکالت کو بطور پیشہ اختیار فرمایا، آپ ماہر قانون دان تھے اور آپ نے حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت 1931ء میں کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں ناقابل فراموش قانونی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ریاست کی عدالتوں میں سینکڑوں مقدمات کی بلامعاوضہ پیروی کی اور سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو ڈوگرہ راج کی جیلوں سے آزاد کرایا۔ ملکانہ کی تحریک میں بھی آپ نے حضرت مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کے دفاع میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا شمار چوٹی کے وکلاء میں ہوتا تھا۔

آپ فلالوجی (علم لسانیات) کے عالمی سطح کے ایک معروف سکالر تھے آپ نے حضرت مسیح موعود کے نظریہ "عربی۔ ام الالسنہ ہے" کو حقائق کی روشنی میں دنیا کی مشہور 35 زبانوں کو عربی سے ماخوذ ثابت کر کے دکھایا۔ اس علم پر آپ کی تقریباً ایک درجن کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور دنیائے علم میں خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ حضرت شیخ صاحب فارسی اور اردو کے بلند پایہ عالم اور قادر الکلام شاعر تھے اسی طرح آپ کو ہزارہا اشعار بھی از بر تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قوت حافظہ سے نوازا تھا۔

آپ کو آئمہ احمدیہ کا قرب اور گہری وابستگی کا شرف حاصل تھا۔ 1974ء میں قومی اسمبلی میں جو

وفد پیش ہوا ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہمراہی کا شرف آپ کو بھی حاصل ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے آپ کے بارہ میں فرمایا۔ "ان کی ادائیں بھی (رفقاء) والی ہیں"۔ بہت متوکل علی اللہ تھے۔ حضرت مصلح موعود کی تحریک پر پوری جائیداد وقف کر دی۔ بڑی درویشانہ طبیعت تھی اور اپنے قابل صد احترام والد صاحب کی خدمت اور اطاعت کا رنگ پوری طرح آپ پر غالب تھا۔ آپ حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت لائلپور (فیصل آباد) میں رہائش پذیر ہوئے اور ربوہ سے قرب کے باعث آئمہ وقت کے دست و بازو کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے اور جماعتی سطح پر نہایت اہم اور تاریخی خدمات انجام دیں۔ وقف جدید اور مجلس افتاء کے سال ہا سال صدر رہے۔ حضرت مصلح موعود کے دور میں مجلس مشاورت جیسے اہم ادارے کی دو سال صدارت فرمائی اسی طرح آپ ۴۴ سال کا طویل عرصہ جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد شہر و ضلع کے امیر رہے۔

حضرت شیخ صاحب کی طویل زندگی کا بیشتر حصہ ان دلکش اور رضا مندی کے عطر سے ممسوح اداؤں میں بسر ہوا اے باعمر خوش قسمت عزیز شجر خزاں رسیدہ تو ائمہ احمدیت کی خوشنودی اور رضا کے دوش پر فصل پختہ کی بہار تک جا پہنچا ہے اور اپنے بزرگ اسلاف کی معیت و مرافقت میں خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں بسیرا کر رہا ہے۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب

سلسلہ کے فدائی خادم بے لوث خدمت کرنیوالے مخلص واقف زندگی اور سابق مربی بلاد عربیہ و گیمبیا مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء رات قریباً ساڑھے آٹھ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

استاذی المکرم محترم چوہدری محمد شریف صاحب 12 جنوری 1913ء کو جھنگڑ کلاں ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے آپ نے قادیان سے مولوی فاضل اور جامعہ مبشرین پاس کیا اور آپ کی تقرری سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخان میں بطور مربی ہوئی۔ عرصہ تعلیم اور پھر میدان عمل میں آپ نے کئی کامیاب مناظرے کئے۔

ستمبر 1937ء میں آپ کو بلاد عربیہ جانے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ آپ کو لبنان، مصر، شام، عراق اور

اردن وغیرہ تمام ممالک میں مسلسل 17 سال تک خدمات دینیہ بجا لانیکی توفیق ملتی رہی- آپ عربی رسالہ "البشریٰ" کے ایڈیٹر بھی رہے اور خود دستی مشینوں کو اپنے ہاتھ سے چلا کر اس رسالہ کو طبع کرتے رہے- آپ کو دیار غیر میں اپنی پہلی رفیقۂ حیات کی جدائی کا صدمہ بھی سہنا پڑا اور ان کی تدفین بھی وہیں ہوئی- کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک معزز فلسطینی خاندان کی احمدی خاتون حکمت عباس عودہ صاحبہ سے شادی کی- آپ نے بڑی محنت اور قلبی لگن اور خلوص نیت سے مربی کے فرائض سر انجام دیئے-

بلاد عربیہ سے واپسی پر آپ نے بطور منیجر الشرکتہ الاسلامیہ، منیجر الفضل اور ناظم دار القضاء خدمت دین کی سعادت پائی- 1961ء میں آپ کو مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں بطور مربی جانے کا ارشاد ہوا آپ نے اہم خدمات سر انجام دیں اور حکومت گیمبیا کے گورنر جنرل ایف- ایم سنگھاٹے کے قبول احمدیت کے بعد آپ ہی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا اعزاز نئے احمدی سربراہ حکومت کے حصہ میں آیا اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی-

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

آپ سلسلہ کے مخلص فدائی، بڑے عبادتگذار، مستجاب الدعوات، بے نفس اور دعا گو بزرگ تھے- آپ نے کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں- گیمبیا سے واپس آنے کے بعد آپ کو سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، ممبر مجلس افتاء، مرکزی قاضی اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی اور اب کئی سال سے آپ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمت دین میں مصروف تھے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1970ء میں مغربی افریقہ کے دورہ کرنے کے بعد بعض مربیان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش فرمایا ان خوش قسمتوں میں آپ کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہے- حضور فرماتے ہیں-

"جو میں نے مشاہدہ کیا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہے- میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس مقامِ نعیم میں رہنے والے ہیں- بے نفس، اللہ کی محبت میں مست، اس کی مخلوق کی خدمت کرنیوالے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دنیا میں بھی عزت کو پانے والے ہیں........ گیمبیا میں مولوی محمد شریف صاحب ہیں- میں نے محسوس کیا کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مقامِ نعیم عطا کیا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں میں نے ان کے لئے عزت کا مقام دیکھا اسی طرح دنیا کی نگاہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عزت اور احترام کا مقام عطا کیا ہے-

.........ہماری جماعت کو ان کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ابرار ہی میں رکھے اور ہمیشہ اپنی نعمتوں کا وارث انہیں بناتا رہے وہ ابرار کے گروہ میں ہی اس دنیا سے رخصت ہوں اور ابرار کے گروہ میں ہی اس دنیا میں وہ اٹھائے جائیں"۔ (روزنامہ الفضل 30 جولائی 1970ء)

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف

سلسلہ کے جید عالم، قدیمی خادم سلسلہ استاذی المکرم محترم مولانا غلام باری صاحب سیف 13 جولائی 1993ء صبح ساڑھے سات بجے حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم مولانا صاحب اکتوبر 1920ء میں حکیم چراغدین صاحب کے ہاں قادیان سے جانب شمال مشرق سات میل کے فاصلہ پر مشہور قصبہ کا۔ نوواں میں پیدا ہوئے۔ آپ پانچ سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم حضرت خلیفہ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ 1933ء میں مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ قادیان کے پاکیزہ ماحول، اساتذہ جامعہ (جن میں سے اکثر رفقاء حضرت مسیح موعود تھے) کی تربیت اور نمونہ اور ہوش سنبھالنے کے بعد ہر سال بلاناغہ جلسہ سالانہ میں شمولیت نے آپ کی زندگی میں ایک پاک انقلاب پیدا کیا اور ذہنی، علمی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو جلا بخشی 14 ستمبر 1942ء کو وقف منظور ہوا۔ اس وقت کے پرنسپل جامعہ سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے آپ کے بارہ میں جو تحریری رائے دی وہ یہ تھی۔

"یہ کلاس کے چوٹی کے طلباء میں سے ہے۔ ذہین، چوکس، فرمانبردار اور نمازی ہے دماغ قابل وسعت ہے۔ مطالعہ کے شوقین ہیں۔ دینی کام محبت سے کرتے ہیں۔ اگر وقف منظور ہو جائے اچھا مٹیریل ہے۔ تربیت سے مفید وجود ثابت ہو گا"۔

وقف کے بعد آپ مبلغین کلاس میں داخل ہوئے اور 1944ء میں مبلغین کلاس پاس کی۔ آپ کو ان آٹھ مولوی فاضل واقفین زندگی میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے جن کو مختلف علوم دینیہ میں دسترس حاصل کرنے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کو حدیث کے لئے منتخب فرمایا۔ آپ نے حدیث کا علم پہلے لاہور اور پھر دہلی سے حاصل کیا۔ آپ کے حدیث کے استاد نے آپ کو تحریری سند بھی دی جب آپ تحصیل علم کر کے واپس قادیان تشریف لائے تو واقفین

امام الکلام

قرآن کریم کے نظام مفردات

بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم دس قسم کے نظام مفردات پر مشتمل ہے۔

(1) ایسے مفردات کا نظام جن میں بیان وجود باری اور دلائل وجود باری اور نیز خدا تعالیٰ کی ایسی صفات اور اسماء اور افعال اور سنن اور عادات کا بیان ہے کہ جو باہمی امتیازوں کے ساتھ اللہ جلشانہ کی ذات سے مخصوص ہیں اور نیز وہ کلمات جو اس کی اس کامل مدح اور ثنا کے متعلق ہیں جو بیان جلال اور جمال اور عظمت اور کبریائی کے بارے میں ہیں۔

(2) ان مفردات کا نظام جو توحید باری اور دلائل توحید باری پر مشتمل ہیں۔

(3) ان مفردات کا نظام جن میں وہ صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیات روحانیہ یا نفسانیہ بیان کی گئی ہیں جو باہمی امتیازوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی مرضی کے موافق یا خلاف مرضی بندوں سے صادر ہوتی ہیں یا ظہور و بروز میں آتی ہیں۔

(4) ان مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق اور عقائد اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور علوم حکمیہ اور حدود اور احکام اور اوامر و نہی اور حقائق و معارف کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل ہدایتیں ہیں۔

(5) ان مفرادت کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ نجات حقیقی کیا شے ہے اور اس کے حصول کے لئے حقیقی وسائل اور ذرائع کیا کیا ہیں اور نجات یافتہ مومنوں اور مقربوں کے آثار اور علامات کیا ہیں۔

(6) ان مفردات کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کیا شے ہے اور کفر اور شرک کیا شے ہے اور اسلام کی حقیقت پر دلائل اور نیز اعتراضات کی مدافعت ہے۔

(7) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقائد باطلہ کا رد کرتے ہیں۔

(8) ایسے مفردات کا نظام جو انذار اور تبشیر اور وعد اور وعید اور عالم معاد کے بیان کے رنگ میں یا معجزات کی صورت میں یا مثالوں کے طور پر یا ایسی پیشگوئیوں کی صورت میں جو موجب زیادت ایمان اور مصالح پر مشتمل ہوں یا ایسے قصوں کی طرز میں جو تنبیہ یا ڈرانے یا خوشخبری دینے کی غرض سے ہی مرتب

کیا گیا ہے۔

(9) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل کاملہ بھی ہیں۔

(10) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اس کے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہیں۔

یہ دس نظام وہ ہیں جو اپنے کمال تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ جن کو دوائرہ عشرہ سے موسوم کرسکتے ہیں۔ ان دس دائروں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے پاکیزہ اور باہمی امتیاز رکھنے والے مفردات سے کام لیا ہے جو عقل سلیم فی الفور گواہی دیتی ہے کہ یہ اکمل اور اتم سلسلہ مفردات کا اسی لئے عربی میں مقرر کیا گیا تھا کہ تا قرآن کا خادم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کے تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق آگیا۔ لیکن دوسری زبانوں کے مفردات کا سلسلہ ان کتابوں کے تعلیمی نظام سے ہرگز مطابق نہیں آتا جو الٰہی کتابیں کہلاتی ہیں۔ اور جن کا ان زبانوں میں نازل ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اور نہ دوائر عشرہ مذکورہ ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس ان کتابوں کے ناقص ہونے کی وجوہ سے یہ بھی ایک بھاری وجہ ہے کہ وہ دوائر ضروریہ سے بے بہرہ اور نیز زبان کے مفردات ان کتابوں کی تعلیم سے وفا نہیں کرسکے۔ اور اس میں بھید یہی ہے کہ وہ کتابیں حقیقی کتابیں نہیں تھیں بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تھی حقیقی کتاب دنیا میں ایک ہی آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی۔ لہذا دوائر عشرہ کاملہ کے ساتھ نازل ہوئی اور اس کے مفردات کا نظام تعلیمی نظام کا بالکل ہم وزن اور ہم پلہ تھا۔ اور ہر یک دائرہ اس کا دوائر عشرہ میں سے اپنے طبعی نظام کے اندازہ اور قدر پر مفردات کا نظام ساتھ رکھتا تھا جس میں الٰہی صفات کے اظہار کے لئے اور اقسام اربعہ مذکورہ کے مدارج بیان کرنے کی غرض سے الگ الگ الفاظ مفردہ مقرر تھے۔ اور ہر یک تعلیم کے دائرہ کے موافق مفردات کا کامل دائرہ موجود تھا۔ (منن الرحمن صفحہ 25۔ 27 حاشیہ)

"ماھنامه انصار الله کا خود بھی مطالعه فرمائیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں" مینجر ماھنامه انصار الله

کلام الامام

یہ چیز ایک دن غالب آنے والی ہے

"یہی سچے نبی کی علامت ہوا کرتی ہے کہ مخالفوں کے دلوں میں پہلے سے یہ ڈر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ ایک دن یہ لوگ ہم کو کھا جائیں گے اور ہماری طاقت کو توڑ کر رکھ دیں گے وہ ایک طرف یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ ہم ان کو مار دیں گے۔ ہم ان کو تباہ کر دیں گے ہم ان کو دنیا سے مٹا دیں گے مگر ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خطرہ بھی موجود ہوتا ہے کہ یہ شخص ہم کو کھا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ نبیوں کی دنیا میں شدید مخالفت ہوتی ہے ورنہ سب جانتے ہیں کہ وہ اکیلے ہوتے ہیں نہ ان کے پاس جتھا ہوتا ہے نہ ان کے پاس طاقت ہوتی ہے نہ ان کے پاس مال ہوتا ہے نہ ان کے پاس ظاہری شان و شوکت کا کوئی اور سامان ہوتا ہے وہ اکیلے اٹھتے اور بے سروسامانی کی حالت میں دنیا کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں مگر پھر ساری دنیا ان کی مخالفت کرنے لگ جاتی ہے اور وہ پورا زور اس بات پر صرف کر دیتی ہے کہ ان کو کچل دے ان کے نام کو مٹا دے اور ان کو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہونے دے کیونکہ ان کے دلوں میں یہ خیال موجود ہوتا ہے کہ یہ شخص گو اکیلا ہے مگر اس میں ایسی ترقی کی قابلیت پائی جاتی ہے اور ایسی روح اس کے اندر نظر آتی ہے جو ایک دن ہم کو کھا جائے گی اور ہمیں اس کے مقابلہ میں پسپا کر دیگی۔ ہمارے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود............ کے بعد بھی کئی لوگوں نے دعوے کئے مگر لوگ ان کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے جس پر وہ چڑتے ہیں کہ ہماری مخالفت کیوں نہیں کی جاتی بلکہ بعض ان میں سے ہمیں گالیاں دیتے ہیں کہ ہم ان کی باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے مگر باوجود اس کے کہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ ان کی مخالفت کریں۔ ان کی باتوں کیطرف توجہ کریں پھر بھی کوئی شخص ان کی طرف توجہ نہیں کرتا اسی لئے کہ ان میں وہ کوئی ایسی چیز نہیں دیکھتے جس سے ان کے دلوں میں ڈر محسوس ہو اور وہ یہ خیال کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک دن ہم پر غالب آ جائیں گے۔

......اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں جماعت احمدیہ کی برتری کا احساس لوگوں کے قلوب میں موجود ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ اسی طرح بڑھتی چلی گئی تو معلوم نہیں کیا ہو جائیگا۔ اس لئے وہ مخالفت میں اپنا پورا زور صرف کر دیتے ہیں اور اس شدید مخالفت کیوجہ سے کسی کسی وقت یہ بھی سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ اتنی مخالفتوں کے بعد بھلا یہ کہاں پنپ سکیں گے"۔ (تفسیر کبیر حضرت مصلح موعود جلد ہشتم صفحہ 9)

عربی منظوم کلام

غَیُوْرٌ یُبِیْدُ الْمُجْرِمِیْنَ بِسُخْطِہٖ ❁ غَفُوْرٌ یُنَجِّی التَّائِبِیْنَ وَ یَغْفِرُ

ایسا غیرت مند ہے کہ اپنے غضب سے مجرموں کو تباہ کر دیتا ہے ❁ ایسا بخشنے والا ہے کہ تائبوں کو بخش کر نجات دیتا ہے

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ ❁ قَوِیٌّ عَلِیٌّ مُسْتَعَانٌ مُقَدِّرُ

یگانہ ہے یکتا ہے اور اپنی ذات میں لاشریک ہے ❁ قوی ہے۔ شان والا ہے مدد مانگنے کے سزاوار اور تقدیر کا مالک ہے

لَہُ الْمُلْکُ وَالْمَلَکُوْتُ وَالْمَجْدُ کُلُّہٗ ❁ وَکُلٌّ لَّہٗ مَا بَانَ فِیْنَا وَ یَظْہَرُ

دنیا کا ملک بھی اُسی کا ہے اور تمام آسمانی حکومت اور شان بھی اسکی ہے ❁ اور جو کچھ ہم میں ظاہر ہوتا ہے یا ظاہر ہوگا اُسی کا ہے

وَدُوْدٌ یُحِبُّ الطَّائِعِیْنَ تَرَحُّمًا ❁ مَلِیْکٌ فَیُزْعِجُ ذَا شِقَاقٍ وَّیَحْصِرُ

مہربان خدا ہے فرمانبرداروں سے رحمت سے پیار کرتا ہے ❁ بادشاہ ہے دشمنوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتا اور قید کر لیتا ہے

یُحِیْطُ بِکَیْدِ الْکَائِدِیْنَ بِعِلْمِہٖ ❁ فَیُہْلِکُ مَنْ ھُوَ فَاسِقٌ وَّمُزَوِّرُ

اپنے علم سے مکاروں کے مکر خوب جانتا ہے ❁ اور جو فاسق اور مکار ہوں اُن کو ھلاک کر دیتا ہے

وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَا کُفُوٌ لَّہٗ ❁ وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ مَّا دَنَاہُ التَّکَثُّرُ

اور نہ اس نے کسی کو بیٹا بنایا نہ کوئی اس کا کفو ہے ❁ یگانہ اور یکتا ہے کثرت اس کے قریب نہیں جاسکتی

وَمَنْ قَالَ إِنَّ لَہٗ إِلٰھًا قَادِرًا ❁ سِوَاہُ فَقَدْ نَادَی الرَّدٰی وَیُدَمَّرُ

جس نے کہا کہ اُس کے سوا میرا کوئی اور بھی معبود قادر ہے ❁ اس نے تباہی کو طلب کیا اور برباد ہوگیا

(درِّثمین عربی مترجم ص ۱۷، ۱۸)

فارسی منظوم کلام

○

بر یکے حال ہست در ہمہ حال ❊ رہ نیابد، بدو، فنا و زوال

ہر زمانہ میں ایک ہی حال پر قائم ہے　　فنا اور زوال کا اس کے حضور میں گذر نہیں

نیست از حکمِ اُو، بروں چیزے ❊ نہ زِ چیزیست اُو، نہ چوں چیزے

کوئی شے اُس کے حکم سے باہر نہیں ہے　　نہ وہ خود کسی سے نکلا ہے اور نہ کسی کی مانند ہے

نتواں گفت، لامسِ اَشیاست ❊ نے تُواں گُفتن ایں کہ دُور از ماست

نہیں کہہ سکتے کہ وہ چیزوں کو چھوتا ہے　　نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہم سے دُور ہے

ذاتِ اُو، گرچہ ہست بالاتر ❊ نَتُواں گُفت، زیرِ اُوست دِگر

اُس کی ذات اگرچہ بہت بلند ہے　　مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُسکے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے

ہر چہ آید، بہ فہم و عقل و قیاس ❊ ذاتِ اُو، برتر است زاں وسواس

جو جو کچھ فہم عقل اور قیاس میں آسکتا ہے　　اُس کی ذات ہر اس خیال سے برتر ہے

ذاتِ بیچون و چند، اُفتادَشت ❊ وز حُدُود و قُیُود آزا دشت

اسکی ذات بے مثل اور اکیلی ہے　　اور حُدُود و قُیُود سے آزاد ہے

نہ وُجُودے بذاتِ اُو اَنباز ❊ نہ کسے در صفاتِ اُو انباز

کوئی وجود اس کا ہمسر نہیں　　نہ اُس کی صفات میں اُس کے برابر ہے

(دُرِّثمین فارسی مترجم ص۳)

ضرورت قرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی تحریرات کی روشنی میں

پہلی ضرورت

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران: رکوع۸)

باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبوت اور قرآن خداوند کریم کا فضل ہے اور فضل کے دینے میں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے مخصوص کرے خدا کا وہ ارادہ جس سے وہ اشیاء پیدا کرتا ہے اس کی تکمیل ایک لابدی امر ہے کیونکہ اس قادر مطلق کی قدرت اور طاقت کے واسطے کوئی مانع نہیں اسی ارادہ ازلی کی تکمیل کی ضرورت نے نزول قرآن اور نبوت محمد عربی کو ضرور پورا کر دیا۔

دوسری ضرورت

جن لوگوں کو قرآن اور محمد صلعم کے ذریعے ایماندار ہونا اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا تھا ان کے لئے قرآن کا آنا اور محمد صلعم کا ہادی ہونا ضرور تھا۔ عرب کی بت پرستی اور ان کا باہمی بے مثل کینہ و عداوت کس مذہب نے دور کیا۔

تیسری ضرورت

وَاَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ (بقرہ رکوع۲۶)

جب بڑے بڑے دینی اور نہایت ضروری امور میں لوگوں کا اختلاف پڑ جاتا ہے تو اس وقت خدا کی طرف سے اختلاف مٹانیوالی کتاب نازل ہوتی ہے۔

چوتھی ضرورت

دنیا میں انبیاء کی تعلیم نے خدائے تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی اور اس کے عدل اور قدوسیت اور رحم اور قدرت کاملہ اور ربوبیت عامہ کا وعظ پھیلایا اور بعض مصلحان قوم نے بھی جن کی فطرت سلیم اور قوت ایمانیہ مستقیم تھی توحید کو عمدگی سے بیان فرمایا مگر ان کے اتباع نے آخر اپنے ہادی ہی کو معبود بنا لیا......... محمد صلعم نے عملاً اور ان کی امت نے حسب تعلیم اپنے ہادی کے اصولاً اقرار توحید کے ساتھ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کے اقرار کو لازمی کیا ہے۔ اس کلمہ کے ایزاد نے جو کچھ اثر دنیا پر دکھلایا وہ بالکل ظاہر ہے اور یہی اس کے منجانب اللہ ہونیکی زبردست شہادت ہے۔

بے شک انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس تکمیل کی محتاج تھی کہ وہ اپنی خالص عبودیت کو دینی تعلیم کا ضروری جزو قرار دیتے۔ اس ضرورت کو صرف قرآن اور محمدؐ ہی کی تعلیم نے پورا کیا۔

پانچویں ضرورت

خدا کی توحید ذاتی اور توحید صفاتی کی تعلیم جسے توحید ربوبیت کہتے ہیں اجمالاً اور علماً تمام تاریخی مذاہب میں موجود ہے اور ان مذاہب کے پیرو باری تعالیٰ کی یکتائی ذات اور صفات میں بے شک ظاہر کرتے ہیں اور اس کے مقر ہیں۔ الا توحید الوھیت کے پر تاثیر اور کامل واعظ حضرت قرآن کو اس فخر کا تاج پہنایا گیا کہ اس نے ہر اقسام توحید کو ہزاروں پہلوؤں اور مختلف انداز بیان سے مکمل کر دیا......... اور اسی لئے وہ واجب التعظیم شخص جس پر ایسی کامل اور مکمل کتاب نازل ہوئی واجبی اور حقیقی استحقاق خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے کا رکھتا ہے......... محمد صلعم کی تکمیل یہ تھی کہ توحید الوھیت کے وعظ سے جسے توحید فی العبادۃ کہتے ہیں اپنی بات کے ماننے والوں کو پورا موحد بنا دیا فداہ ابی وامی اور خدائی پرستش کے کام کو تعلیماً پورا کر دیا۔

چھٹی ضرورت

ابراہیمؑ کے پلوٹھے اسمٰعیلؑ کے حق میں خدا تعالیٰ نے برکت کا وعدہ کیا ہے اس وعدے کا ایفا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے تک دنیا میں مخفی رہا۔

جو فضل آسمان سے برستے ہیں کس کی طاقت ہے کہ اُن کو روک سکے

آج ساری دُنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہو رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۳ء کے موقع پر

بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 جولائی 1993ء بروز جمعہ برطانیہ کے اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے ڈش انٹینا کے بارے میں نہایت ایمان افروز واقعات سنائے اس افتتاحی خطاب میں جو آٹھ زبانوں میں براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو پر نشر کیا گیا آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی حمد کا مضمون ایسا ہے کہ حمد کے جتنے بھی ترانے گاؤ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کے مقابل پر انسان کی قوت بیان عاجز آ جاتی ہے۔ آج کا جلسہ بھی خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کا دن ہے آج کی حاضری کے بارے میں منتظمین کا خیال تھا کہ آج حاضری کم ہو گی اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ انگلستان کی حکومت نے پاکستانی احمدیوں کو ویزا دینے میں بہت کنجوسی سے کام لیا ہے اور زیادہ حاضری تو پاکستانی احمدیوں ہی کی متوقع تھی۔ حضور انور نے فرمایا! اس میں زیادہ قصور ان لوگوں کا ہے جو جلسہ کے نام سے یہاں آئے اور پھر واپس جانے کی بجائے یہیں رہ گئے جو یہاں بلا اجازت رہ گئے تھے جماعت نے بڑی کوشش سے ان کا کھوج لگایا اور ان کو واپس بھجوایا۔ جو گنتی کے چند لوگ رہ گئے تھے جو واپس جانے پر آمادہ نہ ہوئے ان کو ہمیشہ کے لئے جماعت سے نکالدیا گیا۔ اب ان کی موت تک ان کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن انہوں نے اپنی اس غلط حرکت سے جماعت احمدیہ کو جو نقصان پہنچایا وہ لامتناہی ہے اس کی سزا اللہ تعالیٰ ہی ان کو دے گا۔ جو لوگ شمولیت کی سعادت سے محروم رہ گئے وہ انہی لوگوں کی وجہ سے رہ گئے ہیں اس لئے حکومت انگلستان سے ہمارا شکوہ بے جا ہے۔ حضور انور نے فرمایا! اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے رونقیں بھی دی ہیں۔ رونقیں دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے چنانچہ آج افتتاحی اجلاس میں یہاں اتنی حاضری ہے جتنی سابقہ جلسہ سالانہ کے آخری روز تھی۔

حضور انور نے احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا اس جلسہ کا قیام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تقویٰ کے حصول کی خاطر فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ قومیں اس جلسہ میں شرکت کے لئے تیار کی گئی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ اس لحاظ سے آج کا جلسہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس بات کے پورا ہونے کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔

ڈش انٹینا کے ذریعے خطبات اور جلسوں کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال وانعامات کے نازل ہونے کا ذکر حضور انور نے بڑی تفصیل سے اور بے حد ایمان افروز رنگ میں فرمایا۔

حضور انور نے ایک احمدی خاتون کا 1970ء کا ایک خواب بیان کیا جنہوں نے بتایا کہ انہوں نے دیکھا کہ زمین سمٹ کر چھوٹی ہو کر میرے سامنے آگئی اور گول دائرے کی شکل میں رنگ برنگی اور سفید تیز روشنیاں اس میں سے نکل رہی ہیں جو بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں۔ اس زمین کے اندر سے ایک نام ابھرا ہوا تھا۔

مرزا طاہر احمد

حضور انور نے فرمایا 1970ء کا سال وہ ہے جب حضرت خلیفہ المسیح الثالث کو امامت پر فائز ہوئے چار پانچ برس گزرے تھے اور کوئی وہم وگمان بھی نہ تھا کہ میرا امامت سے کوئی تعلق ہوگا۔ میں ایک ادنیٰ خادم کی طرح گھر سے دفتر اور دفتر سے گھر بائیکل پر جایا کرتا تھا۔ میرے چھوٹے چھوٹے سفر بھی بڑے لمبے سفر ہو جایا کرتے تھے لیکن اس ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا سمٹ کر میرے سامنے آگئی ہے اور آج میں تمام دنیا کو ایک ہی وقت میں مخاطب ہوں اور آپ کی بھی اور میری آواز کو بھی رنگوں میں اس طرح پھیلا رہی ہے کہ دنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے گولے کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ اس نظام کے ذریعے دنیا بھر میں احمدیت کے تیزی سے پھیلنے کا وقت بالکل قریب آگیا ہے خدا مجھے بھی اور آپ کو بھی زندہ رکھے کہ ہم اس عالمی نظام کے پھل کھانے کی توفیق پا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈش انٹینا کے ذریعے تربیت کے اعلیٰ مقاصد حاصل ہونے اور ڈش کے ذریعے حاصل ہونیوالے بے حد ایمان افروز واقعات کا ذکر نہایت دلنشین انداز میں فرمایا۔ حاضرین جلسہ بار بار زبردست نعرے لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ ایک عورت کے خط کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے ان کے جذبات بیان فرمائے کہ ڈش انٹینا کے بعد اب بیوت الذکر جاگ اٹھی ہیں

چہروں پر شادمانی آگئی ہے۔ ربوہ کی گلیاں آپ کی آواز سے گونج رہی ہیں۔

امریکہ کے ایک نوجوان کا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا اس کے پاس مہینے بھر کے خرچ کے لئے 40 ڈالر باقی تھے اور ڈش کے مقام تک جانے کا کرایہ 38 ڈالر بنتا تھا وہ نوجوان ساری رات سوچتا رہا کہ کیا کروں آخر اللہ پر توکل کر کے ڈش کے ذریعہ خطبہ کے مقام تک جانے کا فیصلہ کر لیا۔ عین آخری وقت اسے ایک شخص مل گیا جو سستے کرائے پر اسے نیویارک لے جانے پر راضی ہو گیا۔ جب اس سے راستے میں بات ہوئی تو وہ یہ ساری داستان سن کر اتنا متاثر ہوا کہ اس نے کوئی پیسہ نہ لیا۔ ایک مربی صاحب نے لکھا وہ جو بھول کر بھی کبھی جمعہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ خطبات کے فیض سے عبادات میں شامل ہونے لگے ہیں۔

ڈش میں غیر مسلم حضرات کی دلچسپی کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی ذکر فرمایا۔ امریکہ سے ایک دوست نے لکھا۔ کہ ایک سکھ فیملی کے افراد حضور کا خطبہ سنتے ہیں اور حضور کی تصویر سکرین پر آتے ہی صوفہ سے اتر کر نیچے قالین پر بیٹھ جاتے ہیں۔

مکرم طاہر عبداللہ ہاگورا صاحب امریکہ کے خط کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا میں احباب جماعت کو ڈش انٹینا کے بارے میں بتا رہا تھا۔ ایک صاحب ایک طرف بیٹھے تھے ان کو بھی میں بتانے لگا وہ مسکرا مسکرا کر میری باتیں سنتے رہے اور بولے کچھ نہیں ان کے جانے کے بعد کسی نے بتایا کہ یہ صاحب تو غیر از جماعت ہیں قریباً ایک ہفتے کے بعد خبر ملی کہ وہ صاحب اپنی بیگم اور پانچ بچوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے ربوہ کے ڈش ماسٹر بشارت احمد خان صاحب کی افریقہ میں کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا! انہوں نے افریقہ جا کر بہت سستا ڈش انٹینا بنانا سکھایا اب بھی وہ وہیں ہیں وہ بتاتے ہیں کہ جب پہلے دن غانا میں ڈش انٹینا لگا تو ہزاروں لوگ امڈ آئے۔ سڑکوں پر ٹریفک جام ہو گیا۔ ہر زبان پر یہی تھا کہ یہ جماعت احمدیہ کا ڈش انٹینا ہے اب تک وہ غانا میں دس ڈش انٹینا فٹ کر چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنگلہ دیش میں ڈش انٹینا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہاں کے لوگوں نے اپنے تاثرات لکھے ہیں کہ جب پہلی بار لوگوں نے ڈش پر حضور کو دیکھا تو بڑا جذباتی منظر تھا۔ لوگ رو رہے تھے سسکیاں لے رہے تھے۔ روتے جاتے تھے اور نعرے لگاتے تھے۔ ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ اس کو تو لوگوں نے پکڑ لیا کہ احمدی ہونے کے جرم میں تمہیں جان سے مار دیں گے اور اسے ایک ہفتہ کی مہلت دی۔ اس نے کہا یہ میرا سر خدا کی راہ میں پیش ہے جب دل چاہے اسے خدا کی راہ میں قربان کر

دینا۔ اس مہلت کے دوران اس نے علاقے کے ایک بااثر شخص کو ڈش کے ذریعے صرف ایک خطبہ سننے پر راضی کر لیا خطبہ سنتے ہی اس کی حالت بدل گئی اس نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا بنگلہ دیش میں ہی ایک مخالف لیڈر جو احمدیوں کے خلاف جلوس کی قیادت کیا کرتے تھے ان کو ایک خطبہ دیکھنے پر راضی کیا گیا خطبہ سنتے سنتے ان کی حالت غیر ہونے لگی وہ بلک بلک کر رونے لگے اور کہنے لگے ابھی میری بیعت کراؤ۔

حضور انور نے فرمایا ساری دنیا کی طاقتیں ہمیں کہتی ہیں کہ قدم آگے نہ بڑھاؤ لیکن جو فضل آسمان سے برستے ہیں کس کی طاقت ہے کہ ان کو روک سکے کوئی چھتری کوئی شامیانہ ان کی راہ میں روک نہیں بن سکتا۔ آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر افضال نازل ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبشیر کے علاوہ انذار کے بھی بعض واقعات بیان فرمائے۔ ایک مولوی نے مخالفوں کو جمع کیا کہ ڈش انٹینا پر حملہ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا جائے جس تاریخ کو اس منصوبہ پر عمل کرنا تھا اس روز اس کے بیٹے کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور وہ اسے لیکر شہر کے ہسپتال میں گیا جہاں چوبیس گھنٹے کے بعد اس کا بیٹا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا اب اس کی اپنی حالت بھی خراب ہے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہے تو کہتا ہے میرا بچہ مجھے بلا رہا ہے علاقے میں یہ بات عام ہے کہ اب کوئی اس ڈش انٹینا کیطرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کا جلسہ آٹھ زبانوں میں دنیا بھر کے افراد تک ترجمہ کر کے پہنچایا جا رہا ہے پہلے اس میں بنگلہ زبان شامل نہیں تھی جلسہ سے چند دن قبل بنگلہ دیش کے امیر جماعت کی درخواست ملی کہ ان کی زبان بھی تراجم کی فہرست میں شامل کی جائے اس وقت بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا اور بظاہر ممکن نہ تھا کہ ان کی خواہش پوری ہو سکے اس دوران مجھے خیال آیا کہ اہل بنگال کے بارہ میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود........ کو بتایا ہے کہ اہل بنگالہ کی دلجوئی کی جائے گی اب اللہ کے فرمان کے سامنے میں کون ہوتا ہوں روک بننے والا! چنانچہ میں نے حکم دیا کہ ہر ممکن طور سے بنگالی زبان کے ترجمہ کا بھی انتظام کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا! خدا کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بہت مخلص ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے یہاں کے مخالفین کے دلوں میں بھی تقویٰ کا بیج موجود ہے اس لئے سخت مخالفت کے باوجود جب دلیل دی جائے تو اسے سنتے ہیں۔ بنگال کی جماعت احمدیہ نے بڑی سرفروشی اور بہادری سے مصائب کا مقابلہ کیا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ دو تین سال میں اس جماعت کو غیر معمولی ترقی دے گا۔

حضور انور نے ڈش انٹینا کے ذریعے احمدیت کے غیر معمولی پھیلاؤ کا ذکر فرمایا کہ عنقریب فوج در فوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے اس مضمون کا گہرا تعلق بخشش سے ہے۔ کلام الٰہی میں جب ایسی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے توساتھ حکم ہے کہ اللہ کی تسبیح کرو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو تو جب بھی فتح کا وقت آئے اس بات کو یاد رکھیں دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج وتخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی اس موقع پر فتح کے نقارے نہیں بجانے خدا کی حمد کے نعرے لگانے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم بڑے بیوقوف ہونگے اگر ان کامیابیوں کو اپنی طرف منسوب کرنے لگیں یہ ہماری محنتوں اور کوششوں کے پھل نہیں ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات ہیں ہماری تو یہ کیفیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ستاری کا پردہ نہ ہو تو ہمیں کوئی محبت کی نظر سے دیکھنے والا بھی نہ ملے اس لئے خدا کی رحمت اور ستاری کے پردے میں چھپ جاؤ۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود........ نے اس جلسہ کی غرض آپس میں ملنا جلنا بھی قرار دیا ہے۔ اب ڈش انٹینا کے ذریعے یہ جلسہ دنیا بھر میں دیکھا جا رہا ہے اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ اب جلسہ میں جانے کی کیا ضرورت ہے اس لئے یاد رکھیں ڈش سے دیکھنا اور بات ہے اور آکر شامل ہونا بالکل اور بات ہے۔ ڈش کو آپ کی جلسہ میں شمولیت کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ ڈش انٹینا نے تو لوگوں کے شوق ملاقات کو اور بھڑکا دیا ہے۔

آخر میں حضور انور نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود........ کی دعائیں پڑھ کر سنائیں اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب شامل ہونیوالوں کو ان دعاؤں کا حقدار بنائے بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی۔

بقیہ صــــ۲۷

بھی توقع سے بڑھ کر پورا ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان آنے والوں کے استقبال کے لئے اپنے تقویٰ میں ترقی کریں۔ ان کی تربیت کے لئے حضور نے خصوصی پروگرام کا اعلان کیا اور فرمایا کہ دو ماہ تک ان کی صرف تربیت کی جائے گی۔ اس کے لئے خصوصی تربیتی سکیمیں جاری ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخری حصے میں ان خوابوں اور الٰہی خبروں کا تفصیل سے ذکر فرمایا جن کے ذریعے مختلف ممالک میں مختلف لوگوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

"ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی"

- ۱۳۵ ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ
- ۷،۵۲ نئی جماعتوں کا قیام
- ۳۱۸ نئی بیوت الذکر کا اضافہ
- ۱۳ ممالک میں ۹۴ نئے مشن ہاؤسز کا حصول
- ۱۳۶۱ نمائش کے ذریعہ سلسلہ کی کتب کا تعارف
- ۵۰۰ زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت
- لنڈن سے الفضل انٹرنیشنل کا اجراء
- بوسنیا کے مظلوموں کی تائید میں بااثر افراد کو لاکھوں خطوط

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۳ء کے

دوسرے روز کے ایمان افروز خطاب کا خلاصہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (لندن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 28 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خطاب فرماتے ہوئے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آج 135 ملکوں میں قائم ہو گئی ہے۔ اس سال 5 نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں جو اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔ سال بھر کے دوران جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال و انعامات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا اور اس سلسلہ میں متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے اس قدر افضال کئے ہیں کہ ان کا سارا تذکرہ اس مختصر سی تقریر میں ممکن نہیں۔ اس لئے بڑی رپورٹوں اور تفاصیل کا خلاصہ در خلاصہ تیار کیا گیا ہے لیکن یہ بھی اس تقریر میں سارا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آج کی تقریر کا عنوان ہے

"ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی"

نئے ممالک میں احمدیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے ممالک میں احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اب تک 135 ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے گذشتہ سال تک یہ تعداد 130 تھی۔ لندن آنے کے 9 سال کے عرصہ میں 44 نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی ہے۔ جن نئے ممالک میں احمدیت نافذ ہوئی ہے ان میں ہنگری، کولمبیا، ازبکستان، یوکرین اور تاتارستان شامل ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں کولمبیا کے سوا

تمام ممالک کے نمائندگان آج کے جلسہ سالانہ میں شامل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ ہنگری میں 1936ء میں ابتدائی طور پر احمدیت کا پیغام پہنچا تھا اور ایک طبقے نے احمدیت قبول کی تھی لیکن پھر جنگ کے حالات اور کمیونزم کے نفاذ کی وجہ سے تمام مذہبی جماعتوں کے لئے کام ناممکن ہوگیا۔ اب یہاں دوبارہ احمدیت کا پودا ہمارے رشین احمدی دوست مکرم راویل صاحب کے ذریعے لگا ہے۔ کولمبیا میں نیا مشن قائم ہونے کے بعد بیعتوں کا آغاز ہو گیا ہے۔ ازبکستان کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہاں کے نمائندے دورے پر یہاں تشریف لائے تھے۔ ان سے بڑے اچھے تعلقات قائم ہوئے۔ وعدے وعید ہوئے مگر واپس جا کر انہوں نے احمدیت کو فراموش کر دیا۔ یہاں پر اب مکرم مرزا نصیر احمد صاحب کے ذریعے اسحاق صاحب احمدیت میں شامل ہوئے یہ آج کے جلسہ میں شرکت بھی کر رہے ہیں۔ یوکرین میں مکرم رفیق چانن صاحب کے ذریعے قلمی دوستی کا آغاز ہوا۔ پھر رابطے ہوئے اور علی صاحب نے بیعت کی۔ یہ بھی آج جلسے میں شامل ہیں تاتارستان کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ برادرم راویل صاحب کا وطن ہے۔ اب یہاں مشن ہاوس قائم ہوگیا ہے۔ یہاں کے وائس پریذیڈنٹ نے ایک بار ٹیلی ویژن پر کہا کہ ہم احمدیت کے نظریات کو قبول کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہم کھلے دل سے کھلے ہاتھوں سے اور کشادہ سینوں سے احمدیت کا استقبال کریں گے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تاہم جو قومیں 70 سال سے دہریت کے زہر سے مسموم رہی ہوں ان کو دوبارہ دین حق کے دائرے میں لانا ایک مشکل کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اعجازی نشان دکھلائے۔ دلائل سے بڑھ کر اعجازی نشان کام کرتے ہیں۔ منطق سے دماغ تو قائل ہو جاتے ہیں مگر دلوں میں انقلاب اعجازی نشانوں سے ہی آیا کرتا ہے۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

حضور انور نے فرمایا اس سال خدا کے فضل سے 752 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ 455 جماعتوں میں نظام جماعت بہت مضبوطی سے مستحکم ہوگیا ہے پاکستان کے بعد سب سے زیادہ جماعتیں مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں ہیں۔ تاہم اس سال نئی جماعتیں قائم کرنے کے لحاظ سے غانا اوّل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا بڑی دیر کے بعد غانا کے شیر بیدار ہو رہے ہیں۔ انکو میں بار بار کہتا رہا۔ اب لگتا ہے کہ سارا غانا شیروں کیطرح اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس مرحلہ پر احباب کرام نے پُر جوش فلک شگاف نعرے بلند کئے تو حضور ایدہ اللہ نے خود غانا زندہ باد کے نعرے لگوائے۔ ملک وار نئی جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے غانا اوّل۔ سیرالیون دوم۔ بھارت سوم آئیوری کوسٹ چہارم اور گیمبیا پانچویں نمبر پر رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیت کے نفوذ میں دعائیں سب سے زیادہ کام دیتی ہیں۔ یہ پھل آسمان سے اترا کرتے ہیں۔ جب تک تقویٰ اور دعاؤں سے کام نہ لوگے کام نہ بنے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے فضل سے اس بات کا شعور احمدیوں کو ہے۔

بیوت الذکر

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان میں احمدیوں کی بیوت الذکر کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ پاکستان میں 10۔11 احمدی بیوت الذکر کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں احمدیوں کی بیوت الذکر میں 318 بیوت کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 112 نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 206 وہ ہیں جو اپنے اماموں اور نمازیوں سمیت اللہ نے ہمیں تحفہ دی ہیں۔ اس کے علاوہ 217 بیوت الذکر زیر تعمیر ہیں۔

بیوت الذکر کیلئے زمین کے حصول میں حضور ایدہ اللہ نے کئی ایمان افروز واقعات سنائے۔ بھارت میں آندھرا پردیش کے علاقے میں سکندر آباد کے مقام پر بیت الذکر کیلئے جگہ کے حصول میں بڑی دشواری تھی۔ چھ ماہ کی کوشش کے بعد جگہ ملی مگر اس میں خرابی یہ تھی کہ پانی 200 فٹ کی گہرائی پر تھا۔ یہ بڑی پریشانی کی بات تھی۔ جب پانی کیلئے کھدائی شروع کی گئی تو صرف 6 فٹ کے فاصلے پر پانی نکل آیا اس علاقے میں یہ ایک ہی نلکا ہے جو جماعت احمدیہ کا ہے جس میں 6 فٹ کی گہرائی سے پانی نکالا جارہا ہے۔

باقاعدہ مشن ہاؤسز

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے فضل و کرم سے اس سال 13 ممالک میں 49 نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے تحت 60 ممالک میں 465 مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ لتھوانیا۔ ازبکستان۔ تاتارستان اور رشیا میں نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے ہیں۔

مرکزی مربیان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت 56 ممالک میں 268 مرکزی مربیان کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ 18 ممالک میں 458 مقامی مربیان موجود ہیں۔ اس طرح سے کل مربیان کی تعداد 726 ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں ان مربیان کے طفیل عالمگیر کامیابیاں دے رہا

ہے جب کہ دنیا بھر میں اس وقت عیسائی مشنریوں کی تعداد ہمارے 726 مربیان کے مقابلے میں 7 لاکھ 26 ہزار ہے۔

مختلف ممالک کے دوروں کے سلسلے میں حضور نے مکرم اللہ بخش صاحب صادق کے ممالک افریقہ کے دوروں کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے بہت محنت اخلاص اور کوشش سے ایسے ممالک کو بیدار کیا جہاں کچھ سستی تھی۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز کا شعبہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پریس اینڈ پبلیکیشنز کے شعبہ میں انگلستان کے مخلصین کے ذریعے رضاکارانہ طور پر مسلسل محنت کے ساتھ کام ہو رہا ہے بغیر یاددہانی کے بڑی لگن کے ساتھ یہ اپنا کام کر رہے ہیں ان میں سے کوئی تھک کر نہیں بیٹھا کوئی الگ نہیں ہوا۔ ان کی کارکردگی کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سال اخباروں رسالوں میں 3683 خبریں اور مضامین چھپوائی گئیں جہاں بھی کوئی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تک انہوں نے 35 ہزار تراشے ریکارڈ کئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتنی لمبی اور خاموش محنت ہے۔ کوئی دکھاوا نہیں کوئی نفس کی پرواہ نہیں بہت ہی عاجزی انکساری سے کام کر رہے ہیں۔

بوسنیا کے بارے میں خط و کتابت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شعبے کی اس سال کی غیر معمولی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بوسنیا کے بارے میں جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ اس سال کا عظیم کارنامہ ہے۔ ہزارہا کی تعداد میں بوسنین افراد میری باتیں سننے آتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ خواہ ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے خدا کی قسم جماعت احمدیہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گی۔ ہم دعاؤں کے ذریعہ آپ کی سب سے بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جانی مالی خدمت آپ کے لئے کر رہے ہیں وہ اہل بوسنیا جانتے ہیں اس کے لئے کسی دکھاوے کی ضرورت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک اہم خدمت ایسی تھی جس کی ان کو شدید ضرورت تھی وہ یہ تھی کہ ان کے خلاف یکطرفہ ظالمانہ پراپیگنڈہ ہو رہا تھا۔ اور جوابی حملہ ان کی طرف سے کوئی ہو نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کو تمام دنیا میں ہدایتیں دی گئیں اور احباب جماعت نے بہت محنت اور مستعدی سے جوابی حملے اس رنگ میں کئے کہ بڑے بڑے پارلیمنٹیرین، سفیروں،

صاحب اثر لوگوں، دانشوروں کو خطوط لکھے گئے جن میں اہل بوسنیا پر ہونے والے مظالم سے آگاہ کیا گیا۔ ایسے لاکھوں خطوط احباب جماعت نے لکھے جنہوں نے ایک تلاطم بپا کر دیا۔ بڑے بڑے سینیٹرز صاحبان نے ان خطوط کو سراہا اور کسی قدر تبدیلی ہم نے ان کی پالیسی میں محسوس کی۔ ہم عالمی سازش کو تو تبدیل نہیں کر سکتے۔ خدا کرے کہ یہ سازش بھی ناکام ہو اور اہل بوسنیا کے مصائب ختم ہو جائیں۔

بکسٹالوں کا سلسلہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بکسٹالوں کے ذریعے خدمت دین کا سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے اس سال 1361 نمائشیں لگوائی گئیں۔ تمام کام طوعی خدمات کرنے والوں نے انجام دیا۔

ٹی وی پر رابطے کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ رابطہ بھی مسلسل بڑھ رہا ہے۔ نئے شرکاء شامل ہو رہے ہیں۔

رسائل واخبارات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لندن سے جاری ہونے والا عربی رسالہ "التقویٰ" بہت عمدہ خدمت بجا لا رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کی سرپرستی کریں۔ عربوں میں اس رسالے کی وجہ سے بہت زیادہ احمدیت کی طرف رجحان ہوا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کا اجراء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل پر طرح طرح کی مصیبتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ پہلے اسے ایک لمبے عرصے کے لئے بند رکھا گیا۔ اب تو ایسی صورت ہے کہ لگتا ہے کہ خدا کا نام لینا بھی جرم ہے۔ قرآنی آیات لکھنے پر بھی پابندی ہے۔ اس جرم میں مقدمے ہوتے ہیں کہ دیکھو یہ اخبار قرآن کریم کی آیات لکھتا ہے۔ چنانچہ اب الفضل صرف قرآنی آیات کے تراجم لکھتا ہے۔ تاہم سانس جاری رکھے ہوئے ہے۔ اخبار جاری و ساری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ لندن سے الفضل انٹرنیشنل جاری کیا جائے۔ جو پوری آزادی سے مضامین لکھ سکے۔ اس کا پہلا مختصر شمارہ شائع ہو گیا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ نمونے کا پہلے ہفتے کا شمارہ سب جماعتوں کو تحفۃً بھیجا جائے۔ اس کی قیمت زیادہ نہیں ہے تاہم اشاعت بڑھے گی تو قیمت

اور بھی کم ہو جائے گی۔

ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار کرنے کے لئے مالی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ریویو آف ریلیجنز حضرت بانی سلسلہ کے زمانے میں جاری ہوا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عیسائی دنیا کو ان کی زبان یعنی انگریزی میں پیغام پہنچایا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد تھا کہ اس کی اشاعت دس ہزار کی جائے۔ اس مقصد کے لئے حضور نے فرمایا کہ رسالہ مفت دینا پڑے گا۔ اس کی اشاعت دس ہزار کرنے کے لئے اس پر 40 ہزار پاؤنڈ خرچ آئے گا۔ اس مالی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے ہر سال ایک ہزار پاؤنڈ دینے کا اعلان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مغربی ممالک میں 140 ایسے احمدی مل جائیں گے جو حضرت بانی سلسلہ کی خواہش کی تکمیل میں ایک ہزار پاؤنڈ سالانہ دینے کی حامی بھر لیں گے۔ حضور نے فرمایا یہ تحریک ایشیاو افریقہ کے ممالک کے لئے نہیں ہے۔ تاہم یہ ممالک صرف ٹوکن شرکت، علامتی طور پر تھوڑی سی رقم دے کر شرکت کر سکتے ہیں۔

سمعی بصری شعبہ جوال برادران کی خدمات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے یہ شعبہ سمعی تھا اب عملاً بصری بن گیا ہے۔ جوال برادران حیرت انگیز وفا اور مستقل مزاجی سے خدمات بجا لا رہے ہیں اور یہ عہد کر بیٹھے ہیں کہ جب تک دم میں دم ہے۔ مسلسل خدمت کرتے رہیں گے۔ اور پیسہ بھی لئے بغیر کام جاری رکھیں گے۔ ان کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی پھلوں سے نوازا ہے۔

اس شعبے میں ترجمہ کرنے والوں میں سے حضور ایدہ اللہ نے مکرم ملک خلیل احمد صاحب اور مکرم فرخ صاحب کی ٹیم کا ذکر فرمایا جو نئے اور جدید آلات سے خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب جوال برادران کو بلا کر ان کی خدمات کے اعتراف میں مواصلاتی رابطے کے ٹی وی کا لوگو (علامتی نشان) ایک ایک خادم دین کے سینے پر آویزاں فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جوال برادران کے کام کو سراہتے ہوئے فرمایا۔ جوال برادران اپنے کام کے دیوانے ہیں اس شعبے نے اس سال خدمت دین کے کام میں 22450 گھنٹے صرف کئے ہیں۔

شعبہ آڈیو

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگرچہ اب اس شعبہ کا کام کم ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے 22 زبانوں میں 17637 کیسٹیں بھجوائی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ڈش انٹینا کے ذریعے جو عالمی پروگرام دکھائے جاتے ہیں ان میں مختلف علاقوں کے رسم و رواج پر مبنی پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ میرے سفروں کے دوران جن بوسنین مہمانوں سے میرا رابطہ ہوا ان کا پروگرام دکھایا گیا تو اس میں خواتین بھی موجود تھیں۔ اس پر بنگلہ دیش سے ایک صاحب نے اس پر اعتراض کیا کہ ٹی وی پر خواتین کو دکھایا جارہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جاہلانہ باتیں ہیں کہ میں خدمت دین کی ایسی مجالس میں ساتھ 100۔ 200 درزی بھی لے کر جاؤں۔ جو ساتھ ساتھ برقعے سی کر عورتوں کو پہناتے رہیں۔ پردے کی روح کا قیام ضروری ہے۔ جب یہ روح جڑ پکڑتی ہے تو ان چہروں پر حیا پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور پردے کے آثار اس طرح رفتہ رفتہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کام کے لئے کسی کے ساتھ سختی نہیں کی جاسکتی۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ اور کلام الٰہی کے حکم کے خلاف ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گذشتہ عید کے موقع پر اسلام آباد میں مجھے پردے سے انحراف دکھائی دیا اس پر میں ناراضگی کے اظہار کے طور پر احباب سے ملے بغیر جلد واپس آگیا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اصلاح کے درد کو دل میں جگہ دیں۔ دعائیں کریں یہی روحانی انقلاب کا ذریعہ ہوا کرتا ہے اس ذریعے کے سوا اصلاح کے ہر ذریعے کو میں دھتکار تا ہونگا۔ قیدیوں سے رابطے کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال 425 پھل ہمیں ملے ہیں وقار عمل کی خاموش قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ عمل بہت گہرائی سے جماعت کی فطرت ثانیہ بنتا جارہا ہے۔ یہ سارا نظام جو جلسہ سالانہ کا آپ کے سامنے ہے۔ یہ بہت سارا کام طوعی طور پر وقار عمل کے ذریعے ہوا ہے۔ وقار عمل کے ذریعے سے پیسے کی جو بچت ہوئی ہے۔ اس کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرمنی میں وقار عمل کے ذریعے 21 لاکھ مارک (3 کروڑ 75 لاکھ روپے) کی بچت کی گئی کینیڈا میں 4 ملین کینیڈین ڈالر (پاکستانی کرنسی میں 6 کروڑ روپے) کی بچت ہوئی۔ یہاں پر 200 خدام نے 30 ہزار گھنٹے کام کیا۔

نصرت جہاں سکیم

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت ہسپتالوں میں 2 لاکھ 72 ہزار 6 سو مریضوں کا علاج کیا گیا بکثرت آپریشن کئے گئے۔

ایڈز کا کامیاب علاج

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایڈز کے علاج کے لئے ایک ہومیوپیتھک دوائی سلیشیا سی این ایک لاکھ طاقت کی تجویز کی ہوئی ہے کہ اس کو استعمال کریں تو فائدہ ہونے کی توقع ہے۔ افریقہ سے ایک احمدی ڈاکٹر نے رپورٹ دی ہے کہ ایک بگڑے ہوئے ملیریا اور ٹائیفائیڈ کا مریض آیا۔ جس کا ٹیسٹ کیا گیا تو ایچ آئی وی مرض پازیٹو تھا۔ یعنی اسے ایڈز بھی تھی۔ اس کو یہ ہومیوپیتھک دوائی دی گئی اور ایسا بگڑا ہوا مرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو گیا۔ جو ڈاکٹر ہیں وہ جانتے ہیں کہ بگڑے ہوئے ملیریا اور ٹائیفائیڈ کا مریض جسے ایڈز بھی ہو اس کا شفایاب ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟

سیکنڈری سکولز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا افریقہ میں ہمارے ہسپتال جو کماتے ہیں اس کو افریقہ کے سیکنڈری سکولز پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ افریقہ کا ایک پیسہ بھی باہر نہیں جائے گا۔

وقف نو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابتداء میں میں نے 5 ہزار واقفین نو کی تحریک کی تھی خدا کے فضل سے اب تک 11 ہزار 455 واقفین حاصل ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل کا یہ نشان مسلسل ظاہر ہو رہا ہے کہ اس میں عموماً دو تہائی لڑکے ہوتے ہیں اور ایک تہائی لڑکیاں چنانچہ ان میں آٹھ ہزار 21 لڑکے اور تین ہزار 434 لڑکیاں ہیں۔

تراجم کلام الٰہی

کلام الٰہی کے تراجم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1984ء تک 11 زبانوں میں ہمارے پاس تراجم تھے۔ اب ان کی تعداد بڑھ کر 50 ہو چکی ہے۔ مزید 9 زبانوں کے ترجمے کا کام زیر طبع ہے 27 زبانوں میں کام جاری ہے اور پروگرام یہ ہے کہ 100 زبانوں میں عمدہ تراجم نوٹس کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر دیئے جائیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک بڑی مبارک خبر یہ سنائی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ

الثانی کی تصنیف تفسیر کبیر کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ شائع ہو گیا ہے اس کا خرچ ایک مخلص فلسطینی احمدی طہٰ قزق صاحب نے دیا ہے۔

پریس

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لندن میں ہم نے جو پریس لگایا تھا۔ خدا کے فضل سے اس کے 5 بچے افریقہ کے مختلف ممالک میں کام شروع کر چکے ہیں۔ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب اور مظفر صاحب نے افریقہ کے ممالک کا دورہ کر کے ان کو نئے پریس چلانے کی ٹریننگ دی ہے۔

مالی قربانی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال چندوں کے ذریعے مالی قربانی میں جماعت احمدیہ جرمنی ساری دنیا سے اوّل آئی ہے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان ہے۔ اور تیسرے نمبر پر امریکہ ہے۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ ہے اور پانچویں نمبر پر کینیڈا ہے۔

عالمی عاجزانہ راہوں کے ذریعے اشاعت دین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں تفصیل سے فرمایا کہ اس سال کے آغاز میں جب بیعتوں کی تعداد دیکھی تو اس میں کمی محسوس ہوئی۔ اس پر میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک پورا پروگرام ڈال دیا یہ عالمی بیعت کا پروگرام تھا۔ چشم فلک نے آج تک ایسا نظارہ نہیں دیکھا ہوگا جب اس سلسلہ میں مَیں نے اعلان کیا تو جلسہ میں صرف چار ماہ باقی تھے۔ میں نے مختلف ممالک کے ٹارگٹ مقرر کئے اور ان چار ماہ میں اللہ نے ایسی برکت ڈالی کہ جہاں دس دس سالوں میں 50 بیعتیں بھی نہیں ہوئی تھیں وہاں 400 کا ٹارگٹ دیا گیا اور خدا کے فضل سے 700 بیعتیں ہو گئیں۔ بعض ملکوں میں مثلاً 5 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا اور ساڑھے سات ہزار بیعتیں ہو گئیں۔ اس پروگرام کی برکت سے 4 ماہ میں 655 نئی جماعتیں بنیں۔ 346 بیوت الذکر جماعت احمدیہ کو ملیں۔ 361 پیراماؤنٹ چیفس اپنے ساتھیوں سمیت احمدی ہوئے۔ 552 امام اپنے حلقہ بگوشوں سمیت احمدی ہوئے اور مختلف دیہات کے 150 نمبرداروں نے بیعت کی حضور نے فرمایا اگلے سال کے لئے ٹارگٹ اس سال کی نسبت دوگنا ہوگا۔ بنگلہ دیش کی جماعت کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے غیر معمولی توصیفی کلمات ارشاد فرمائے ان کا ٹارگٹ

بقیہ صـ ۱۸

جب سے زمین آسمان بنے ہیں کسی آنکھ نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا

۸۴ ملکوں کی ۱۱۵ قوموں کے دو لاکھ سے زائد افراد کی ڈش انٹینا کے ذریعے مواصلاتی رابطے پر

عالمی بیعت کا دلکش منظر

اٹھائیسویں ۲۸ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء کے تیسرے روز مذہبی دنیا کا ایک زبردست اور

حیرت انگیز اور تاریخ ساز واقعہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 28۔ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دنیا بھر کی مذہبی تاریخ کا ایک زبردست اور حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا۔ دنیا بھر کے 84 ممالک میں 115 قوموں کے 2 لاکھ 4 ہزار 3 سو 8 افراد نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ڈش انٹینا کے ذریعے تین مواصلاتی سیاروں کے رابطے پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان افراد کے علاوہ جو اب احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے بھی بیعت کی تجدید کا موقع پایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخ ساز موقعہ پر بیعت سے پہلے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں۔ کبھی کسی آنکھ نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا کہ بیک وقت بکثرت ممالک اور قوموں نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا موقع ہے اور اب اللہ نے چاہا تو اس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آئندہ سال کے لئے بیعتوں کا ٹارگٹ موجودہ سال سے دوگنا ہوگا۔ اور ہر سال یہ ٹارگٹ دگنا کیا جاتا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عالمی بیعت کی تجویز اس وقت میرے دل میں آئی جب ابھی اس سال کے آغاز میں کل دس ہزار افراد کی بیعتوں کی اطلاع ملی تھی۔ اور (جلسہ سالانہ کی آمد تک) سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا تھا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے سوچا کہ میں نے کہا ہے کہ سال بھر میں ایک لاکھ

بیعتیں ہونی چاہیئیں تو اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ یہ ٹارگٹ کیسے پورا ہوگا۔ تب میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تجویز ڈالی اور پورا نقشہ سمجھا دیا کہ عالمی بیعت اس طرح سے ہو۔ اور جماعت کو عالمی بیعت میں شمولیت کے لئے تیار کیا جائے۔ تمام جماعتوں کو ٹارگٹ دیئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹارگٹ بہت بڑھا کر رکھنے پڑے۔ کئی جگہ پر یہ ٹارگٹ ظاہری لحاظ سے غیر حقیقی تھے۔ بعض جگہ جہاں گزشتہ دس سال میں 100 بیعتیں بھی نہیں ہوئی تھیں ان کو 5 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اللہ نے ذہن میں یہ تجویز ڈالی تھی۔ اسی بات نے دل کو تقویت دی اور سہارا دیا کہ گویا اللہ تعالیٰ اس تحریک کا ذمہ دار ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس دوران ایک اور واقعہ ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر میرے سامنے آئی جس میں حضور نے لکھا ہے کہ "اب تک اس عاجز کے ہاتھ پر چار لاکھ نفوس بیعت کر چکے ہیں"۔ ہماری بیعتوں کا ریکارڈ رکھنے والی خاتون نے بتایا کہ جب سے آپ لندن آئے ہیں۔ اب تک میں ڈھائی لاکھ بیعتوں کی تعداد ریکارڈ کر چکی ہوں۔ تب میرے دل میں خیال آیا کہ اگر ڈیڑھ لاکھ بیعتیں اور مل جائیں تو یہ تعداد چار لاکھ ہو جائے اور اس طرح سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مشابہت کی سعادت حاصل ہو جائے اور میرے چند سالوں کے عرصہ میں یہ تعداد چار لاکھ ہو جائے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ سے ڈیڑھ لاکھ مانگا ہے۔ کیوں نہ دو لاکھ ہی مانگ لی جائیں چنانچہ ٹارگٹ ڈیڑھ لاکھ کا دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا دو لاکھ کی شروع کر دی۔ چنانچہ آج ساری دنیا میں اس عاجز کے ہاتھ پر 2 لاکھ 4 ہزار 3 سو 8 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھوکھا وہ احمدی بھی بیعت کی تجدید کر رہے ہیں جو پہلے سے احمدی ہیں۔ حضور نے دعا کی کہ خدا کرے یہ سلسلہ ہر سال بڑھتا پھلتا پھولتا چلا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس وقت 84 ممالک میں 115 قوموں کے افراد نئی بیعت کر رہے ہیں۔ ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیت کو قائم ہوئے آج 104 سال ہو رہے ہیں۔ گویا کہ قریباً فی سال ایک قوم سے زائد احمدی ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر بائبل میں درج شدہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ یہ خبر رسولوں کے اعمال کے باب میں درج ہے اس میں ذکر ہے کہ یسوع مسیح کے حواریوں پر روح القدس نازل ہوا اور وہ سب مختلف بولیاں بولنے لگے۔ ایسی بولیاں جو اس سے پہلے ان کو نہیں آتی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں نظر آتا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی کشفی نظارہ تھا۔ اور اس کا پورا ہونا پہلے دور میں

نہیں بلکہ دوسرے دور میں مقدر تھا۔ حضور نے فرمایا آج یہ واقعاتی شہادت ساری دنیا کے سامنے کھل کر آچکی ہے۔ آج یہ عالمی بیعت مختلف زبانوں میں ہو رہی ہے۔

حضور نے فرمایا اس خدائی خبر میں لکھا ہے کہ "سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج ہم تو نہیں دشمن گھبرا کر کہیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جن احباب نے عالمی بیعتیں کروانے میں حصہ لیا ہے وہ عہد کریں کہ آئندہ سال اس سے دوگنا پھل حاصل کریں گے۔ اور جو بیعت کر رہے ہیں ان کو بھی اس پر آمادہ کریں کہ وہ جو آج ایک نئی زندگی شروع کر رہے ہیں وہ اگلے سال ایک اور احمدی اپنے ساتھ شامل کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نئے آنے والوں کی تربیت بہت ضروری ہے تربیت کے بغیر یہ نسل بگڑ بھی سکتی ہے۔ ساری دنیا کے امراء جماعت جن کو آج یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ فوری طور پر اپنی مجلس عاملہ کی میٹنگ بلائیں۔ صاحب الرائے افراد کو بھی شامل کریں۔ اور تربیت کے لئے ٹھوس منصوبہ بنائیں۔ اگر منصوبہ بندی ٹھوس ہو۔ تقویٰ پر مبنی ہو تو تین مہینے ٹھوس تربیت کے لئے کافی ہیں اس کے لئے ہر علاقے کے لئے مربی تیار کئے جائیں جو مقامی طور پر تربیت حاصل کر چکے ہوں پھر وہ سارا سال تربیت کا کام کریں اور ہر جلسے کے بعد تین ماہ کا عرصہ تربیتی کورسز کے لئے مقرر کیا جائے۔ اس کے بعد اگلے سال کی بیعتوں کے لئے منصوبہ تیار کیا جائے ملکوں کے وہ حصے نگاہ میں رکھیں جہاں احمدیت ابھی تک نہیں پہنچی۔ ان خلاؤں کو بھرنے کے لئے سب سے اہم اور موثر طریق دعا کا ہے انکسار کے ساتھ دعائیں کریں۔ ہماری کوششیں خدا کے فضل کے نتیجے میں ہی بار آور ہوتی ہیں۔ یہ تدبیر جو ذہن میں آئی ہے یہ بھی خدا کے فضل کے نتیجے میں ہی آئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مصرع ہی اس موقع پر ذہن میں آتا ہے کہ

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو بڑھائے۔ ثبات قدم کا نور عطا کرے تقویٰ عطا کرے جس کے نور سے کبھی کوئی بھٹک نہیں سکتا۔ جو ہمارے ذریعے احمدی ہوئے ہیں ان کی تربیت کریں ورنہ صرف تعداد کو بڑھانا تقویٰ کے بغیر ایک فضول حرکت ہے۔ اس سے تو دنیا میں تفرقے بڑھتے ہیں۔ پس ساری دنیا کو تقویٰ سے بھر دیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس وقت میرے سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ افراد موجود ہیں میں ان کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھوں گا اور ان سے بیعت لوں گا۔ یہ طریق ہمیں بتایا گیا ہے

کہ بیعت لینے والا اپنا ہاتھ اوپر رکھتا ہے۔ فیض دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور جو پانے والا ہے اس کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بیعت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا بیعت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور ان کے اموال کا سودا کر لیا ہے۔ ان کی جانوں اور اموال کو خرید لیا

ہے۔ اور اس کے بدلے میں فرمایا ہے کہ لازماً تمہیں جنت عطا کی جائے گی۔ یعنی ہم سے بہت تھوڑا لیا ہے عارضی جانیں اور عارضی مال لیا ہے اس کے بدلے کبھی ختم نہ ہونے والی جنت دے دی ہے۔ یہ سودا بندہ نہیں کرتا بلکہ اللہ کرتا ہے۔ اور اس کی نمائندگی میں بندے یہ کام کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس تاریخی موقعے پر میرے دل میں کوئی فخر و غرور نہیں۔ میں انتہائی انکساری اپنے دل میں پاتا ہوں۔ میں ایک عاجز انسان ہوں اللہ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرے۔ میری بخشش کرے میری کمزوریوں کو نیکیوں میں بدل دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس موقع پر میں وہ اقرار آپ کو یاد دلاتا ہوں جس میں بندہ اپنے اللہ سے عرض کرتا ہے کہ اے خدا ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ اپنے رب کی طرف بلاتا تھا۔ ہم نے سنا اور ہم ایمان لے آئے۔ اب ہم اس دائرے میں داخل تو ہو گئے ہیں مگر بہت سے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ آئے ہیں۔ جو غلطیاں ہم سے ہوئی ہیں انہیں معاف کر دے تو ہی ہے جو کمزوریاں دور کر سکتا ہے اور اس طرح سے یہ سلسلہ موت تک جاری رہے۔ اور اے ہمارے خدا ہمیں مرنے نہ دینا جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اس دعا کے ساتھ اور اس آرزو کے ساتھ بیعت میں داخل ہوں کہ ہم خدا کی بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک دن میں کایا نہیں پلٹا کرتی کہ ناپاک ایک دم میں پاک ہو جائیں۔ پس ہمیں پاک کر دے اور چونکہ زندگی موت اے خدا تیرے ہاتھ میں ہے اس لئے ہمیں اس وقت تک مرنے نہ دینا جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس خطاب کے بعد اس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نیچے بیٹھے اور پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ افراد آپ کے منتظر بیٹھے تھے۔ بیعت سے قبل حضور نے فرمایا یہ جو کوٹ میں نے آج پہنا ہوا ہے یہ سبز رنگ کا ہے۔ اگرچہ امتداد زمانہ سے اس کا رنگ مدھم پڑ گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک ادنی غلام کے طور پر آپ کی نمائندگی میں بیعت لیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک کو ان پانچ احباب نے اس طرح سے پکڑ لیا کہ حضور کا ہاتھ اوپر تھا اور ان پانچوں کے ہاتھ نیچے تھے۔ اس کے بعد حضور نے بیعت لی اس کا طریق یہ تھا کہ حضور

بیعت کے الفاظ (سوائے تشہد و عربی دعا کے) اردو میں ادا فرماتے تھے۔ اور جو اردو جاننے والے تھے وہ بیعت کے الفاظ اردو میں دہراتے تھے اس کے بعد حضور چند لمحے توقف فرماتے تھے۔ اس دوران مختلف زبانیں بولنے والے ان الفاظ کو اپنی اپنی زبانوں میں دہراتے تھے۔ پھر حضور ایک جملہ ارشاد فرماتے تھے اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں بخشش کی دعا مانگتے ہوئے حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت پر رقت طاری ہو گئی۔ اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کے نذرانے پیش کئے گئے جس کے بعد دعا ہوئی جو سسکیوں اور آہ وزاری کا ایک نمونہ تھی اور ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں نے مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے سے دنیا بھر میں کہرام مچا کر رکھ دیا اور اس طرح یہ پہلی تاریخی عالمی بیعت اختتام کو پہنچی۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ لندن) کی جلسہ گاہ میں جہاں یہ پہلی تاریخی عالمی بیعت ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جسمانی رابطہ قائم کرنے کی غرض سے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ حضور کے دائیں اور بائیں دو ترچھی قطاریں تھی جن میں سب سے آگے بیٹھے ہوئے فرد نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کی کمر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ اور باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھوں پر یا کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ ان دونوں قطاروں کا تعلق جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام احباب سے تھا اور یوں سارے جلسہ گاہ میں موجود احباب کا جسمانی رابطہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے قائم تھا۔

مختلف زبانیں

اس موقع پر جن مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ حضور کے سامنے دہرائے گئے ان زبانوں کے نام یہ ہیں:۔

اردو، عربی، انگریزی، فرنچ، ٹرکش، جرمن، سپینش، تاتاری، یوکرائینی، اس کے علاوہ ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا کے 84 ممالک کی 115 قوموں نے اپنے اپنے ممالک اور شہروں میں اپنی اپنی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرائے عالمی بیعت کی یہ تقریب جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن 31 جولائی 1993ء کو ظہر...... سے پہلے ہوئی۔ اس تقریب سے پہلے مجلس سوال و جواب کی کارروائی بھی عالمی سطح پر نشر کی گئی۔ اس تقریب کے شرکاء یورپیئن، افریقی، عرب اور سکھ صاحبان تھے اس لئے اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی میں سوالوں کے جواب دیئے۔ اس کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

سب سے زیادہ طاقت سے دوسروں کو اپنی طرف جذب کرنیوالا اسوہ محمدیؐ ہے

سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار جو احمدیوں کو دیا گیا ہے وہ دعاؤں کا ہتھیار ہے

اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں اور سب دنیا کی دکھی انسانیت کی بہبود کی خاطر اپنی تمام صلاحیتیں جھونک دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یو۔ کے ۱۹۹۳ء کے موقعہ پر

معرکۃ الآراء خطاب کا خلاصہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 1993ء کو اپنے معرکتہ الآراء اور روح پرور اختتامی خطاب میں احباب جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ اپنی زندگیوں کو سیرۃ نبویؐ کے سانچے میں ڈھال لیں تو تمام آسمان سے آپ پر رحمتیں نازل ہونگی اور تمام کامیابیوں کا یہی نسخہ ہے۔ یہ فرضی یا خیالی قصہ نہیں ہے۔ یہ کئی بار کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ انسانوں کی خوبیوں پر نظر رکھو۔ ان کی برائیوں کی طرف نہ جاؤ اور رحمۃ للعالمین کے سائے تلے پناہ میں لے آؤ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کے آغاز میں فرمایا امسال یکم جنوری (1993ء) کے خطبے میں مَیں نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ تحریک کی تھی اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں اور سب دنیا کی دکھی انسانیت کی بہبود کی خاطر اپنی تمام صلاحیتیں جھونک دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دور فتنوں کا دور ہے۔ انسانی قدروں کو جس طرح آج کے دور میں پامال کیا جا رہا ہے اور دن بدن جس طرح انسانوں پر ظلم بڑھ رہا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ ہم کمزور بے بس اور بے اختیار ہیں ہم تو اپنے اوپر ہونے والے ظلموں کا بھی جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن ہمارا دل ایسا بنایا گیا ہے کہ ہم اپنے غم بھلا کر دوسروں کے غم بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم

عالم انسانیت کے دکھوں پر پھاہا رکھنے کی کوشش میں انسانیت کا سال منا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس منصوبے کے تحت میں نے کہا تھا کہ انسانی قدروں کو بحال کرانے کی جدوجہد کریں۔ مذاہب نفرت پھیلانے کی رَو کو نہ صرف روکیں بلکہ پلٹ دیں۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی طرف سے آنے والا ہر مذہب بھائی چارے کی تعلیم دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے لئے میں نے کہا تھا کہ دنیا بھر کے سربراہان حکومت کو دانشوروں کو، صحافیوں کو خطوط لکھیں۔ انسانیت کے موضوع پر جلسے کریں۔ ایسے لوگ جو انسانی وحدت کے موضوع پر نیک تعاون کرنے کو تیار ہوتے ہیں ان کو اپنے جلسوں پر بلائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمیں عالم انسانیت کی سوچوں کو بدلنا پڑے گا۔ یہ کام ایک دو جلسوں سے نہیں ہوگا۔ یہ ایک منظم اور عالمگیر منصوبے کے تحت ہوگا۔ دنیا سے تاریخی نفرتیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ آج بوسنیا میں مظالم کی انتہا ہو رہی ہے۔ اور کوئی ہاتھ نہیں جو ظالم کا ہاتھ روک سکے۔ ظلم ہوتے چلے جا رہے ہیں کوئی باہر کی آنکھ ایسی نہیں جو آنسو بہائے۔ احمدی ان کے لئے دعا کریں خدا تعالیٰ مظلوموں کی تقدیر بدلے اس ظلم کے پیچھے پرانی تاریخ ہے۔ مسلمانوں اور عیسائی حکومتوں دونوں نے اپنے غلبے کے وقت مظالم کئے اور قومیں نسلاً بعد نسلٍ ان حقیقی یا فرضی مظالم کو یاد کر کے ظلم و ستم کے دور جاری رکھتی ہیں۔ اسی طرح یورپ امریکہ افریقہ ایشیا میں تاریخی نفرتیں بظاہر امن کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ اس لئے قبل اس سے کہ یہ نفرتیں شعلے بن جائیں ان بیماریوں تک پہنچیں قوموں کو جھنجھوڑ کر بیدار کریں۔ بیسیوں ایسی آگیں ہیں جو تاریخ کے ابواب میں دفن ہیں۔ لیکن ہیں زندہ۔ ایک ہی پانی ہے جو اس آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی رحمت کا پیغام ہے جو دنیا کو امن عطا کر سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس ضمن میں احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ دین حق کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کی روشنی میں سب ملکوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں کہ ایسا ضابطہ اخلاق بنایا جائے کہ ان نفرتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہ ہو اس ضمن میں میثاق مدینہ دنیا بھر کے لئے امن اور سلامتی کی بنیادی دستاویز بن سکتا ہے جس کے ذریعے ہر مذہب کے سربراہ کی عزّت کی حفاظت کی گئی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرۃ النبی پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور کلام الٰہی کے ارشادات کی روشنی میں انسانیت کی بہبود کی خوبصورت تعلیم واضح فرمائی۔ کلام الٰہی کی تعلیم ایک عالمی تعلیم ہے۔ سب سے پہلے کلام الٰہی نے تمام بانیان مذاہب کی عزّت قائم کی ہے۔ دین حق جن کو جھوٹا قرار دیتا ہے ان کو بھی بُرا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جھوٹے بتوں کو بھی بُرا کہنے نہیں دیتا

بین الاقوامی اخوّت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے یہ تعلیم بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور اپنا ذاتی نمونہ پیش فرمایا دوسرے مذاہب کے بانیان کا اس قدر احترام فرمایا کہ ایک بار فرمایا موسیٰؑ کو مجھ پر فضیلت نہ دو ایک اور موقعہ پر فرمایا یونسؑ پر مجھے فضیلت نہ دو۔ مراد یہ نہیں تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان انبیاء سے افضل نہیں ہیں مراد صرف یہ تھی کہ ایسے رنگ میں بات نہ کیا کرو جس سے دوسروں کی دل شکنی ہوتی ہو۔ یہ دوسروں کی دلداری اور محبت اور اپنی انکساری اور عاجزی کا مضمون ہے۔ یہ آپؐ کی شرافت تہذیب اور نیکی کی مظہر تعلیم ہے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دیگر امتوں سے اچھے تعلقات کی تعلیم دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی خوبصورت واقعات بیان فرمائے۔ فتح مکہ کے بعد طائف سے بنو ثقیف کا وفد آیا۔ اسی طائف کا وفد جسکے لوگوں نے آپؐ کو اسلام کا پیغام پہنچانے پر پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا تھا جب یہ وفد آیا تو آپؐ نے انکے اعزاز کیلئے مسجد نبویؐ میں خیمے نصب کرائے تو کسی صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! قرآن میں آیا ہے کہ مشرک نجس ہوتے ہیں۔ پھر آپؐ نے انکو مسجد نبویؐ میں کیوں ٹھہرا دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ انکے دل نجس ہیں جہاں خدا کے مقابل پر بت رکھے ہوئے ہیں۔ ورنہ سب انسان پاک ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ میں نے بودھوں کے مندروں ہندوؤں کے مندروں اور عیسائیوں کے پادریوں کے پاس آدمی بھجوائے کہ وہ اپنے مذاہب کے بزرگوں کے دوسرے مذاہب کے بانیان اور پیروکاروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے واقعات بتائیں مگر ہمیں یہی جواب ملا کہ ایسے واقعات ہماری کتب میں محفوظ نہیں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسے واقعات ضرور ہونگے مگر آج لوگوں کو ان کا علم نہیں ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا آج کے دور میں رنگ و نسل کی برتری کا تصور جس بھیانک طریق سے دوبارہ سر اٹھا رہا ہے اگر اسے روکا نہ گیا تو دنیا میں بدترین خونریزی کا خطرہ ہے۔ بدیوں کے سازگار ہونے کے موسم نزدیک سے نزدیک تر آتے جا رہے ہیں۔

کلام الٰہی نے اس بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں۔ ان کا حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے ذکر فرمایا حضور نے بتایا کہ کلام الٰہی بتاتا ہے کہ کوئی قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے۔ ورنہ اس کی سزا یہ ہو سکتی ہے کہ خدا اس قوم کی کمزوریاں دور کر دے اور تم سے ان کو بہتر بنا دے یہ بھی مطلب ہے کہ وہ خدا کی نظر میں پہلے ہی زیادہ قابل اور متقی ہوں اور تمہاری نظر ہی غلط ہو پھر فرمایا گیا ہے کہ ایک دوسرے پر

طعن نہ کیا کرو۔ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کیا کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک قوم جب دوسری قوم پر طعن کرتی ہے تو ایک دن وہ اس قوم پر ظلم کرنے میں بھی دلیر ہو جاتی ہے۔ کلام الہٰی نے بتایا ہے کہ سب انسان تو مرد عورت ہی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے سب برابر ہیں کوئی انسان کسی اور طریق سے تو پیدا نہیں ہوا لہذا قبائل وغیرہ پر تکبر نہ کرو یہ تو محض تعارف حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ عزت کی علامات نہیں ہیں۔ عزت تو صرف تقویٰ کو حاصل ہے اور یہاں بھی یہ متنبہ فرما دیا کہ تقویٰ کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے اس لئے کوئی معزز ہو کر دوسرے کی دل آزاری نہ کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تعلیم عزت اور عالمی محبت کا نشان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر جو عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا آج بھی دنیا اس کی محتاج ہے۔ اس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ قوموں کے دوسری قوموں کو حقیر سمجھنے کے تمام خیالات کو اپنے پاؤں تلے روند کر رکھ دیا۔ جماعت احمدیہ میں ایسی ہزاروں مثالیں ملتی ہیں کہ ایسے لوگ جو بظاہر اپنی ذاتوں کے حوالے سے نادانی سے کم تر درجہ کے خیال کئے جاتے تھے وہ روحانیت اور خدمت دین کے اعلیٰ میناروں تک جا پہنچے ان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی مثالیں بھی شامل ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سب خیالات کو ہمیشہ کے لئے فنا کر کے رکھ دیا ہے۔ کیوں ایسے خیالات کو زندہ کر کے اپنی تباہی کا سامان کرتے ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کو اپنا بیٹا بنانے کا اعلان کیا حبشی غلام بلالؓ کے جھنڈے تلے سرداروں کو جمع کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے کبار صحابہؓ کو ایک غلام زادے اسامہؓ کی ماتحتی میں دے کر لشکر روانہ کرنے کا حکم دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے بائیبل سے بھی انسانیت کی خوبصورت تعلیم بیان فرمائی اور بائیبل کی تعلیم کو بھی بہت اعلیٰ قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے خلفائے راشدین کے زمانے کی مثالیں بیان فرمائیں۔ جب غیر مسلموں کو بڑے کلیدی عہدوں پر فائز کیا گیا ان میں نصرانی، یہودی اور صابی وغیرہ شامل تھے حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں میثاقِ مدینہ کی نہایت عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی یہ معاہدہ، مسلمانوں، مہاجروں، انصار، عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں کے درمیان باہمی طور پر زندہ رہنے اور حسنِ سلوک کی ایک ایسی دستاویز تھی جسکی آج بھی دنیا کو ضرورت ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قائد اعظم کو جنت نصیب کرے۔ انہوں

نے پاکستان کے قیام میں بھی میثاق مدینہ کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک میں سے غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک کی کئی مثالیں بیان فرمائیں۔ کوہ سینا کے راہبوں کے ساتھ حضرت رسول اکرمؐ کا جو معاہدہ ہوا اس کے اہم نکات بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا۔ میں نے ہمیشہ احمدیوں کو کہا ہے کہ اگر کوئی گرجے کو گرانے آئے تو اس کا مقابلہ کرتے ہوئے مارے جانے والے احمدی کو خدا کی راہ میں جان دینے کا بلند مرتبہ حاصل ہوگا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر مذاہب بلکہ مشرکین مکہ سے حُسنِ سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ مکہ میں قحط پڑا تو وہ لوگ دعا کرانے کیلئے آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے اپنے ان جانی دشمنوں کیلئے دعا کی اور حضورؐ کی دعا کے نتیجہ میں انکی قحط کی صورت حال تبدیل ہوئی۔ اسیطرح ایک بار اہل مکہ نے ایک مسلمان ہوجانے والے سردار کو مارا تو اس نے واپس جاکر اپنے قبیلے سے بھجوایا جانے والا غلہ مکہ بھجوانا بند کروادیا اور مکہ میں قحط پڑگیا۔ پھر مکہ والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپؐ سے درخواستیں کرکے غلہ کی ترسیل بحال کروائی۔

آزادیٔ ضمیر و مذہب کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بنیادی تعلیم ہی یہ ہے کہ مذہب کے بارے میں کسی بھی پہلو سے کوئی جبر نہیں۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہمیشہ جماعت احمدیہ کو یہی تلقین کرتا ہوں کہ سیرۃ نبویؐ کی پیروی میں خود کو ڈھال لو تو تمام آسمان سے آپ پر رحمتیں نازل ہوں گی۔ تمام کامیابیوں کا یہی نسخہ ہے حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو زور دے کر فرمایا کہ یہ صرف نعرے لگانے کی بات نہیں۔ اگر آپ نے اپنے اعمال میں پاک تبدیلی پیدا نہیں کی تو یہ نعرے قیامت کے دن آپ کے خلاف گواہ ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی معاشرہ کو ان چھوٹی چھوٹی غفلتوں اور برائیوں سے پاک کرنے کی توجہ دلائی جس سے ساس بہو کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ روزمرہ کی عائلی زندگی میں رقابتیں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر رحمت بننا ہے تو رحمۃ للعالمین کے اسوہ کو اختیار کرو۔ یہ دنیا میں سب سے طاقتور جذبہ ہے سائنسدان بلیک ہول کی طاقت کو سب سے زیادہ قرار دیتے ہیں لیکن میں بتاتا ہوں کہ سب سے زیادہ طاقت سے دوسروں کو اپنی طرف جذب کرنے والا اسوہ محمدیؐ ہے اس سے بڑی اور کوئی طاقت نہیں۔ دنیا کو ہلاکتوں اور تباہیوں سے بچانے کے لئے یہ بے حد ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار جو احمدیوں کو دیا گیا ہے وہ دعاؤں کا ہتھیار ہے۔ اگر آپ نے اس ہتھیار کو تخفیف کی نظر سے دیکھا تو آپ کی ساری کوششیں رائیگاں چلی جائیں گی۔ دعا کے بغیر سارے عمل بے برکت ہونگے۔ کسی کوشش کو کوئی پھل نہیں لگے گا۔ مجھ سے اگر کبھی غفلت ہوتی ہے اور کام نہیں ہو پاتا تو مجھے فوراً دعا میں کمی کا خیال آتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انجمن اور تحریک جدید والے سارے سال کے کام جلسہ کے موقع پر اکٹھے کر کے مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اس سے مجھ پر بہت سخت بوجھ پڑ جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا میری میز پر اتنے ڈھیر لگ گئے کہ میں سخت پریشان ہو گیا۔ کہ میری طاقت ہی نہیں ہے کہ یہ سارے کام کر سکوں میں یہ کیسے کر سکوں گا۔ تب میں دعا کی طرف متوجہ ہوا اور دعا کے بعد کام شروع کیا تو اللہ نے ایسی مدد کی کہ کام جیسے خود بخود سمٹتا گیا اور تھوڑی ہی دیر میں سارا کام نمٹ گیا اور مجھ پر کوئی بوجھ بھی نہ پڑا۔

خطاب کے اختتام پر حضور نے اسیران راہ مولا، خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے اہل خانہ، داعیان الی اللہ، واقفین زندگی، اہل بوسنیا، کشمیر، فلسطین، قحط زدہ علاقوں صومالیہ، سوڈان، بنگلہ دیش، بھارت کے پنجاب اور قادیان کے سیلاب زدگان کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔ پھر فرمایا اہل افریقہ کے لئے دعائیں کریں افریقہ میری جان ہے۔ اس براعظم نے سب دنیا سے بڑھ کر احمدیت کو قبول کیا ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں تمام بنی نوع انسان کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور ڈش انٹینا کے واسطے سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اپنے اپنے ملکوں شہروں میں بیٹھے اس عالمی دعا میں شمولیت کی۔ دعا کے بعد حضور نے جلسہ سے واپس جانے والوں کو بخیریت واپسی کی دعا دی اور فرمایا میری خوشیاں آپ کی خوشیاں ہیں خدا کرے آپ میری خوشی اور طاقت بنیں۔ خدا کرے کہ یہ محبتیں ہمیشہ بڑھتی رہیں۔ ظاہری فاصلے بھی مٹ جائیں اور ہمارا وہ حال ہو جائے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس کے بعد سلام کہہ کر حضور ایدہ اللہ تشریف لے گئے۔ حضور انور کا یہ خطاب تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ 8 زبانوں میں براہ راست ترجمہ کے ساتھ دنیا بھر میں LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔

بقیہ صـــ ۶

زندگی کو پڑھانا شروع کر دیا۔

تقسیم ملک کے بعد آپ نے فرقان بٹالین کے لئے بطور ریکروٹنگ افسر خدمات سرانجام دیں اور جماعت سے اس بٹالین کے لئے رضاکار بھجوائے۔ 1955ء میں جامعہ مبشرین کے قیام پر آپ کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے استاذ الجامعہ مقرر فرمایا اور 1958ء میں جب جامعہ مبشرین اور جامعہ احمدیہ کو مدغم فرمایا تو جامعہ احمدیہ میں آپ بطور استاد مقرر ہوئے۔ 1966ء میں عربی زبانی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بیروت یونیورسٹی بھجوایا گیا اور اس طرح آپ کو اردن اور شام کی جماعتوں میں جانے کا موقعہ بھی میسر آیا۔ 1968ء میں اسلامک کانفرنس راولپنڈی میں جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہونے کا موقع ملا۔ آپ کا مقالہ کانفرس کے لٹریچر کے ساتھ زائرین کی میز پر رکھا گیا۔ 1978ء میں آپ کی تبدیلی وکالت تصنیف تحریک جدید میں ہوئی آپ کو متعدد کتابیں تصنیف کرنے کی توفیق نصیب ہوئی جس میں دو کتابوں "سیدنا عمرؓ" اور "حضرت عائشہؓ" پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے انعامات بھی ملے آپ عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے فعال ممبر رہے دار القضاء اور مجلس افتاء کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کرنے کی سعادت ملی۔ قرآن پبلیکیشنز کے بورڈ کے گورنر بھی مقرر ہوئے۔ آپ رسالہ انصار اللہ کے تقریباً پانچ سال تک ایڈیٹر رہے۔

سیرت صحابہؓ کا مضمون آپ کا خاص موضوع تھا ایسی دل نشیں انداز میں تقریر فرماتے کہ خود ان پر بھی جذب کی کیفیت ہوتی اور سامعین بھی ہمہ تن گوش رہتے بلکہ بعض اوقات رقت آمیز نظارے دیکھنے میں آئے جلسہ سالانہ پر بھی آپ کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کے شاگردوں کی ایک بہت بڑی تعداد دنیا بھر میں خدمت دین میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جاری فیض کو زندہ رکھے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔

بقیہ صـــ ۱۳

ساتویں ضرورت

موسیٰؑ نے اپنے مثل نبیؐ کے قائم ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور وہ پیشینگوئی اس وقت تک تصدیق نہ ہوئی جب تک اس کا مصداق نہ آیا اور جب اس پیشگوئی کا مصداق آگیا تو اس کی تصدیق ہوئی۔

(فصل الخطاب صفحہ 348 تا 357)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول 1993ء

انصار اللہ کے علم و فضل میں ترقی کے حامل مرکزی امتحان سہ ماہی اول میں کل 229 مجالس کے 2279 انصار نے شرکت کی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

1۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی	اول
2۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی	دوم
3۔ محمود مجیب صاحب اصغر مظفر گڑھ	سوم

علاوہ ازیں جن انصار بھائیوں نے اس امتحان میں قابل تقلید ذوق شوق اور محنت سے پرچے حل کر کے بروقت مرکز کو ارسال کئے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج کئے جاتے ہیں۔

مکرم قریشی محمد اشرف صاحب شاکر (اوچ شریف)
مکرم محمد شفیع سلیم صاحب (کھاریاں)
مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب (نصیرہ)
مکرم میاں عبدالحئی صاحب (سیالکوٹ)
مکرم طفیل احمد صاحب
مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (راولپنڈی)
مکرم نذیر احمد صاحب سعید (ڈیرہ غازیخان)
مکرم عبدالمنان فیاض صاحب (اسلام آباد شرقی)
مکرم عبدالرحیم صاحب بھٹہ (بورے والا)
مکرم شمس الدین صاحب اسلم (حیات آباد پشاور)
مکرم محمد بشیر صاحب کھٹانہ (محمد آباد اسٹیٹ)
مکرم سید میاں محمد سلیم صاحب شاہجہانپوری (دستگیر کراچی)
مکرم میاں محمد احمد خان صاحب (چک 166 مراد)
مکرم بشیر احمد صاحب فاروقی (سعد اللہ پور)

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (دارالرحمت وسطی)
مکرم چوہدری غلام علی صاحب (دارالعلوم غربی)
مکرم بشیر الدین احمد صاحب (جھنگ صدر)
مکرم عبداللطیف صاحب شرما (حیدر آباد)
مکرم محمد یوسف صاحب بٹ (رچنا ٹاؤن لاہور)
مکرم مبارک احمد صاحب چغتائی (سیالکوٹ شہر)
مکرم محمد رمضان صاحب (مصری شاہ لاہور)
مکرم حکیم مرزا محمد حبیب صاحب مدنی (ناظم آباد کراچی)
مکرم محمد دین صاحب انور (سرگودھا)
مکرم مسعود احمد صاحب ظفر (عزیز آباد کراچی)
مکرم شاہ ولی صاحب (پنجند)
مکرم قریشی محمد عبداللہ ہاشمی صاحب (دارالرحمت وسطی)
مکرم چوہدری محمد اسحق صاحب (دارالبرکات)
مکرم محمد سلیم صدیقی صاحب (بیت التوحید لاہور)

مکرم محمد شفیع صاحب ہنجرا (گجرات)

مکرم رفیق احمد خان صاحب (الحمد غربی راولپنڈی)

مکرم غلام رسول صاحب اعوان (ڈیرہ غازیخان)

مکرم جلیل احمد شاہد صاحب (اسلام آباد شرقی)

مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد (خانیوال)

مکرم صاحبزادہ عبدالسلام صاحب (ایبٹ آباد)

مکرم ناصر احمد صاحب کچھی (اٹک)

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (جیکب آباد)

مکرم رشید احمد صاحب (عزیز پور ڈگری)

مکرم محمد اسمعیل صاحب منیر (دارالصدر جنوبی)

مکرم محمد احمد صاحب فاضل (دارالصدر غربی)

مکرم ارشاد احمد صاحب (پشاور)

مکرم شیخ عابد علی صاحب (گلشن جدید کراچی)

مکرم خلیل محمود بھٹی صاحب (ٹاؤن شپ لاہور)

مکرم محمد سرور صاحب ابڑو (انور آباد لاڑکانہ)

مکرم عبدالسمیع صاحب حسنی (دارالرحمت وسطی)

مکرم سید محمد وارث شاہ صاحب (ماڈل کالونی کراچی)

مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت (عزیز آباد کراچی)

مکرم چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب (القمر ربوہ)

مکرم صلاح الدین صاحب (گول بازار ربوہ)

مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب (حلقہ ثناء دارالعلوم)

مکرم ایم غلام نبی صاحب (غوطہ فتح گڑھ)

مکرم محمد ابراہیم صاحب بھٹی (بشیر آباد سندھ

مکرم عبدالرحمن سیفی صاحب (دارالحمد فیصل آباد)

مکرم خلیل احمد صاحب (چک 327 مروٹ)

مکرم محمد عبداللہ صاحب (سنجر چانگ)

مکرم محمد عیسی خان صاحب (ناظم آباد کراچی)

مکرم اعجاز احمد صاحب چوہدری (فیصل آباد)

مکرم حمید اسلم صاحب قریشی (اسلامیہ پارک لاہور)

مکرم عبدالمالک خان صاحب (ماڈل کالونی کراچی)

مکرم شریف احمد صاحب (سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ تمام شرکاء امتحان انصار کو علمی سرگرمیاں مبارک کرے۔ نیز دعا ہے کہ آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ ان مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

نوٹ:۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ امتحان سہ ماہی دوم 1993ء کے حل شدہ پرچے موصول ہوتے ہی مرکز کو ارسال کر دیں۔ شکریہ

(شیخ منور شمیم خالد قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

ایک دست غیبی مجھے مدد دے رہا ہے

"میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں............

پیارو یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا بلکہ تاریکی کے زمانہ میں اس کی مدد فرماتا ہے مصلحت عام کے لئے ایک کو خاص کر لیتا ہے اور اس پر علوم لدنیہ کے انوار نازل کرتا ہے سو اسی نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے میرا دل کھول دیا میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسول کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پروا۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے ہاں میں اس میں لذّت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں اور دعوت مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کے لئے مستعد ہوں اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں۔ لیکن جو امر میرے اختیار میں نہیں میں خداوند قدیر سے چاہتا ہوں کہ وہ آپ اس کو انجام دیوے۔ میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ ایک دست غیبی مجھے مدد دے رہا ہے۔ اور اگرچہ میں تمام فانی انسانوں کیطرح ناتوان اور ضعیف البنیان ہوں تاہم میں دیکھتا ہوں کہ مجھے غیب سے قوت ملتی ہے اور نفسانی قلق کو دبانے والا ایک صبر بھی عطا ہوتا ہے اور میں جو کہتا ہوں کہ ان الٰہی کاموں میں قوم کے ہمدرد مدد کریں وہ بے صبری سے نہیں بلکہ صرف ظاہر کے لحاظ اور اسباب کی رعایت سے کہتا ہوں ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا دل مطمئن ہے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا"۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

520 t